اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
AUGUST 2024
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 362
Regd. # MC-1177

ربیع الاول پر مختلف مضامین اور اصلاحی کہانیاں

سنہری ربیع الاوّل

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بدایونی

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

سنہری ربیع الاوّل

تصنیف

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسماعیل بدایوانی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب : سنہری ربیع الاول

سن اشاعت : صفر المظفر ۱۴۴۶ھ / اگست 2024ء

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

فون: 021-32439799

خوشخبری : یہ رسالہ www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔

پیش لفظ

الحمدللہ ربّ العالمین والصّلٰوۃ والسّلامُ عَلٰی رَسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ نے خود اپنے حبیب، ہمارے آقا ومولیٰ ﷺ کے میلاد کا تذکرہ توعالم ارواح میں کیا جس میں انبیاء علیہم السلام سے اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا اور ان پر ایمان لانے اور مدد فرمانے کا کہا، قرآنِ کریم اس واقعہ کو یوں بیان فرماتا ہے: وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيۡتُكُمۡ مِّنۡ كِتٰبٍ وَّحِكۡمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنۡصُرُنَّهٗ‌ؕ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰى ذٰ لِكُمۡ اِصۡرِىۡ‌ؕ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا‌ ؕ قَالَ فَاشۡهَدُوۡا وَاَنَا مَعَكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ ﴿۸۱﴾ (آل عمران:۳/۸۱)

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کے اجتماع میں حضور ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر فرمایا۔ معلوم ہوا کہ سرکار ﷺ کی تشریف آوری کا ذِکر کرنا اللہ تعالیٰ کی سُنّت ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے اپنی اپنی اُمتوں کے سامنے حضور ﷺ کی تشریف آوری کا ذِکر کیا اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی اُمت کو آپ ﷺ پر ایمان لانے اور تائید ونصرت کی وصیت نہ کی ہو اور ساری آسمانی کتابوں نے آپ ﷺ کی آمد کی بشارت دی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی اُمت کو سرکار ﷺ کی آمد کی خوشخبری سنائی، قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ يَّاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِى اسۡمُهٗۤ اَحۡمَدُ‌ؕ (الصف:۶۱/۶)

اللہ تعالیٰ اور تمام انبیاء نے حضور ﷺ کی تشریف آوری کا ذِکر کیا، ہمیں بھی چاہیے کہ سرکار علیہ السلام کی تشریف آوری کا مُقدّس ذِکر کریں۔

صدیوں سے اُمت کے افراد نبی کریم ﷺ کے میلاد کا تذکرہ تقریراً، تحریراً کرتے رہتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ پروفیسر ڈاکٹر اسماعیل بدایونی زید مجدہ

کی یہ سعی بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے اور آپ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے میلاد کا تذکرہ ایک مؤثر انداز میں فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان) اس رسالہ کو عوام وخواص کے لئے مفید جانتے ہوئے اپنے سلسلہ اشاعت 362ویں نمبر پر شائع کرنے کا اہتمام کررہی ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اسے عوامُ النّاس میں مقبولیت کا درجہ عطا فرمائے۔

فقط

ڈاکٹر محمد عطاء اللہ نعیمی

خادم الحدیث ودار الإفتاء بجامعة النّور

جمعیة اشاعة اهل السنة (باکستان)

انتساب

اپنے والدین کے نام

والدہ محترمہ اور والد گرامی علامہ مولانا حافظ قاری

پروفیسر ریاض احمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے نام

جنہیں خود بھی قرآن کریم سے بہت شغف تھا اور انہوں نے ہماری تربیت بھی اسی نہج پر کی

میری اپنے کریم رب سے یہی دعا ہے

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

اللہ کریم میرے والدین کی قبر پر رحمت ورضوان کی بارشیں فرمائے، ہمیں اور ہماری اولادوں کو ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

آپ سے درخواست ہے کہ ایک بار سورۂ فاتحہ اور تین بار سورۂ اخلاص اوّل و آخر درود شریف پڑھ کر انہیں ایصالِ ثواب کر دیجیے۔

بارگاہ بارگاہ رسالت ﷺ میں تحفہ کیسے پیش کریں؟

سارے ملک میں جشن کی فضا قائم تھی آج تو بادشاہ سلامت کا یوم ولادت تھا ملک کے کونے کونے سے لوگ تحفے تحائف پیش کرنے کے لیے دارالخلافہ کا رخ کر رہے تھے، وزراء، علماء، عوام و خواص سب ہی نے تحفے پیش کیے۔ بعض لوگ دربار میں حاضر نہیں ہوسکے جیسے مختلف ممالک میں سفیر موجود تھے دربان نے تمام لوگوں کے تحائف پیش کرنا شروع کیے بتایا کہ فلاں ملک میں آپ کے سفیر نے لوگوں کو آپ کے کردار اور رعایا پروری کے بارے میں بتایا تو وہاں کے لوگ آپ کے گرویدہ ہوگئے ہیں اور اس بات کی تمنا رکھتے ہیں کہ وہ آپ کی سلطنت میں رعایا بن کر رہیں۔

یہ سن کر تو بادشاہ سلامت بہت خوش ہوئے اور اپنے ان سفیروں کو خصوصی انعامات دینے کا اعلان کیا۔ سپہ سالار نے فتوحات کی خوشخبری سنا کر تحفہ پیش کیا۔

دربان نے عرض کی بادشاہ کا اقبال بلند ہو. بادشاہ سلامت !ملک بھر سے لوگ اپنے اپنے تحفے لیے دربار کے باہر جمع ہیں آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو باری باری وہ تحفے آپ کی خدمت میں پیش کیے جاسکیں؟

بادشاہ نے اجازت دی تو باری باری زرق برق لباس میں ملبوس لوگ دربار میں حاضر ہوتے دربار کے آداب بجالاتے اور اپنے تحفے پیش کرتے...دربار میں خوشبو ہی خوشبو تھی بادشاہ سلامت بہت خوش تھے سب نے بادشاہ سلامت کے لیے اپنی اپنی بساط کے مطابق خلوص کے ساتھ بہترین تحفے پیش کیے تھے۔

دربار کے باہر کچھ اور لوگ بھی تحفے لیے اندر جانے کے منتظر تھے لیکن دربان انہیں اندر جانے نہیں دے رہا تھا ایک شخص نے ہمت کر کے پوچھا کہ بھئی تم ہمیں کیوں اندر نہیں جانے دے رہے ہو؟

دربان نے کہا تم ذرا اپنا لباس دیکھو کتنا گندا اور غلیظ ہو رہا ہے.... تمہارے پاس سے بدبو کے بھبکے اٹھ رہے ہیں.... تمہارے بال دیکھ کر لگ رہا ہے تم مہینوں سے نہیں نہائے ہو.... تمہارے دانتوں پر لگی پیلاہٹ بتا رہی ہے کہ تم نے نہ جانے کب سے مسواک بھی نہیں کی....اور ذرا! یہ ایک نگاہ اپنے ہاتھوں پر تو ڈالو کیا ان گندے اور بدبودار ہاتھوں سے تم بادشاہ کو تحفے پیش کروگے؟

سب لوگوں نے ایک نظر اپنے لباس پر ڈالی تو انہیں اندازہ ہوا کہ وہ واقعی دربار میں تحفہ پیش کرنے کے اہل نہیں....

اکثر کو افسوس ہو رہا تھا کہ کاش وہ اس دربار کے آداب کے مطابق بہترین و معطّر پوشاک کے ساتھ حاضر ہوتے ان کے جسم سے ان کے لباس سے خوشبو کے جھونکے اٹھ رہے ہوتے۔

آپ بالکل درست سوچ رہے ہیں، آپ کو ان تمام گندے لوگوں سے گھن آرہی ہے کیسے لوگ ہیں انہیں نہیں معلوم کہ بادشاہ سلامت کے دربار کے آداب کیا ہیں اور یہاں کیسے جانا چاہیے۔

بالکل ایسے ہی ربیع الاول کی آمد آمد ہے کائنات سجی ہوئی ہے کائنات کے دولہا نبی کریم ﷺ کا یومِ ولادت ہے علماء کرام اپنی کتابوں کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں تحفے پیش کر رہے ہیں... مبلغین اپنی تبلیغ کے ذریعے سے...

سب کے تحفے پیش ہو رہے ہیں عوام و خواص سب ہی اس دربار میں حسبِ استطاعت عقیدت و محبت اور درود و سلام کے تحفے پیش کر رہے ہیں۔

ہر کلمہ گو مسلمان، اسلام کا سفیر ہے جب نبی کریم ﷺ کے دربار میں یہ خبر پہنچتی ہو گی کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کی اُمت کے ان سفیروں نے آپ کے مقام و مرتبے کو، آپ کی کرم نوازی کو، آپ کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچادیا ہے اور انہوں نے ان سفیروں کے کردار کو دیکھتے ہوئے اسلام قبول کر لیا ہے اور وہ سب آپ کے غلاموں میں شامل ہو گئے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کو کس قدر خوشی ہوتی ہو گی... پھر اس دربار سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی عطا سے ان سفیروں میں انعام و اکرام کی تقسیم ہوتی ہے۔۔

میں سوچتا ہوں کبھی کبھی یوم ولادت کے موقع پر جب دربارِ رسالت ﷺ میں یہ خبر پہنچتی ہو گی کہ امت پریشانی میں ہے، ظلم و ستم کا شکار ہے غفلت میں گرفتار ہے، لیکن تحفہ پیش کرنے کے لیے، کوئی سیف اللہ خالد نہیں ہے، کوئی سلطان صلاح الدین ایوبی نہیں ہے، تخت پر کوئی عمر بن عبد العزیز نہیں ہے، خانقاہ میں کوئی ابن عربی نہیں ہے اور مدرسوں میں غزالی و رازی نہیں ہے تو میرے آقا ﷺ خوش نہیں ہوتے ہوں گے۔

دربار کے باہر ایک ہجوم ہے جو تحفے پیش کرنا چاہتا ہے لیکن دربان روک دے گا ان تمام لوگوں کو دربار میں جانے سے جن کے جسم سے حرام خوری کی، حقوق العباد کو تلف کرنے والی کیچڑ کی، غفلت و کوتاہی کی، نبی کریم ﷺ کی اطاعت نہ کرنے کی، قرآن کریم کی تعلیمات سے اعراض برتنے کی سیاہی کی اور بدکرداری کی

بدبو آرہی ہو گی یاد رکھیے گا دربارِ رسالت کے کچھ ظاہری آداب ہیں تو کچھ باطنی آداب بھی ہیں... مال حرام سے دین کے لیے خرچ کرنے والوں کے لیے مال وبال بن جائے گا... بے نمازی جن کے لیے تو جہنم کی وعید ہے کہ جب کچھ لوگوں سے پوچھا جائے گا تم جہنم میں کیوں ہو تو وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے... فحاشی و عریانیت کی بدبو کے ساتھ کیا تم اس قابل ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے دربار میں تحفہ پیش کر سکو... رسول اللہ ﷺ کی امت کے حقوق کو تلف کر کے، فل ساؤنڈ میں لوگوں کو ستا کر، تم محض میلاد کی رسم منا کر حضور ﷺ کی شفاعت کے مستحق ہو جاؤ گے تو تم کسی سخت قسم کی غلط فہمی کا شکار ہو... دربان تمہیں اندر داخل نہیں ہونے دے گا۔

ہاں البتہ! تم چاہتے ہو کہ تم بھی نبی کریم ﷺ کے دربار میں تحفے پیش کر سکو تو توبہ سے غسل کر لو... تقویٰ کی خوشبو سے خود کو مہکا لو... حقوق العباد کو تلف کرنے والی کیچڑ سے اپنا لباس کو محفوظ کر لو... قرآن کریم کی تعلیمات سے خود کو روشن کر لو اور وفا کی پوشاک پہن کر اپنا تن من دھن نبی کریم ﷺ پر قربان کر دو تو تمہارے بھی تحفے دربار رسالت ﷺ میں ان شاء اللہ پیش ہو جائیں گے۔

شہادت گہہِ اُلفت میں قدم رکھنا ہے لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا۔

17 ستمبر 2022

ربیع الاول کی قیمت

گئے دنوں کی بات ہے ایک جنگل میں ایک پریشان لکڑہارا رہا کرتا تھا وہ روزانہ لکڑیاں کاٹتا ان کا کوئلہ بناتا اور بازار میں بیچ کر گزر بسر کرتا تھا غربت، بھوک، پریشانی، اور دیگر مسائل بھی اسے در پیش تھے۔

لکڑہارے کے بارے میں اس ملک کے رحم دل بادشاہ کو معلوم ہوا تو بادشاہ نے لکڑہارے کو بلا بھیجا۔

قاصد نے لکڑہارے سے جا کر کہا کہ بادشاہ نے تمہیں بلایا ہے اور وہ تمہاری پریشانی دور کرنا چاہتا ہے تم جلد از جلد بادشاہ سے ملو تا کہ وہ تمہاری زندگی کو حسین ،خوشگوار اور آسائش سے بھرپور بنادے۔

لکڑہارا یہ بات سُن کر بہت خوش ہوا اور محل کی طرف چل پڑا راستے میں اس کے ذہن میں مختلف خیال آتے رہے یہ سوچنے لگا کہ اگر بادشاہ نے مجھ سے کہا: مانگ کیا مانگتا ہے؟ تو میں کیا مانگوں؟

یہ سوچ ہی رہا تھا کہ راستے میں اسے ایک عالم ملا اس نے اسے ساری بات بتائی اور پوچھا مجھے کیا مانگنا چاہیے؟

عالم نے کہا: تم بادشاہ سے بادشاہ کو مانگنا....

لکڑہارے نے سوچا یہ عجیب مشورہ دیا انہوں نے، میں تو بس بادشاہ سے کہوں گا کہ مجھے کوئی ایسا جنگل دے دیا جائے جہاں بہت سارے درخت ہوں پھر اپنے آپ سے کہنے لگا جب مجھے وہ جنگل مل جائے گا تو میں درختوں کی لکڑی کاٹوں گا

اس لکڑی کو جلاؤں گا اور کوئلہ بناؤں گا کوئلہ بنا کر بازار میں بیچوں گا۔ اس طرح میں زیادہ پیسہ کما سکوں گا۔

انہی سوچوں میں گم لکڑہارا محل تک پہنچ گیا محل کے دروازے پر دربان سے اپنا تعارف کرایا اور کہا کہ بادشاہ سلامت نے حاضر ہونے کا کہا ہے۔

کچھ ہی دیر میں لکڑہارے کو رحم دل بادشاہ کے دربار میں حاضری کی اجازت مل گئی بادشاہ نے لکڑہارے سے کہا: اے پریشان حال لکڑہارے مانگو کیا مانگتے ہو؟

پریشان حال لکڑہارے نے رحمدل بادشاہ کے سامنے اپنی خواہش ظاہر کر دی۔

رحم دل بادشاہ لکڑہارے کی خواہش کو سن کر مسکرایا اور اپنے وزیر سے کہا کہ میرا چندن کا باغ جہاں تاحد نگاہ چندن کے درخت ہی درخت ہیں اس کو عطا کر دو۔

پریشان حال لکڑہارا، رحمدل بادشاہ کی یہ مہربانی دیکھ کر بہت خوش ہوا اور پورے راستے خوشی سے اچھلتا کودتا اور یہ سوچتا اپنی جھونپڑی تک پہنچا کہ اب میں ان درختوں کی لکڑی کو کاٹوں گا .... لکڑی کو جلا کر کوئلہ بناؤں گا .... اور کوئلہ فروخت کر کے پیسے کماؤں گا۔

لکڑہارا دن رات محنت کرتا رہا اور چندن کے درخت کاٹ کاٹ کر اس کو کوئلہ بناتا رہا اور اسے فروخت کر کے پیسے کماتا اس طرح برسہا برس گزر گئے پریشان حال لکڑہارے کی زندگی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

ایک دن بادشاہ نے سوچا کہ کیوں نہ پریشان لکڑہارے کا حال جانا جائے یہ سوچ کر جب رحمدل بادشاہ چندن کے باغ میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ آدھے سے

زیادہ باغ تو جل چکا ہے دور دور تک دھوئیں کے سبب ہر شئے سیاہ ہو چکی ہے اور جو حسین باغ تھا اب ایک خوفناک ویرانے اور کھنڈرات کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

بادشاہ نے لکڑہارے سے پوچھا: اے پریشان حال لکڑہارے! تم نے یہ کیا کیا؟

پریشان حال لکڑہارے نے کہا۔ بادشاہ سلامت! میں نے سوچا تھا کہ درخت کاٹ کر لکڑیوں سے کوئلہ بنا کر بیچوں گا، تو میری قسمت بدل جائے گی۔ سارے درخت کاٹ دیے اب کچھ ہی بچے ہیں، مگر آمدنی تو وہی رہی جو پہلے ہوتی تھی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے جنگل میں کوئلہ بناتا اب اس باغ میں بناتا ہوں۔

بادشاہ سمجھ گیا کہ لکڑہارے کو چندن کی لکڑی کی قیمت کا اندازہ ہی نہیں ہے قریب ہی چندن کے درخت کے تنے کا کچھ حصہ پڑا ہوا تھا بادشاہ نے پریشان حال لکڑہارے سے کہا: اس تنے کے ٹکڑے کو اٹھاؤ اور بازار میں بیچ کر آؤ۔

لکڑہارا بازار گیا اور آواز لگانے لگا کہ چندن کی لکڑی کون خریدے گا؟

آواز لگانے کی دیر تھی ایک ساتھ کئی خریدار آ گئے ہر خریدار اسے زیادہ سے زیادہ قیمت دے کر خریدنا چاہتا تھا لکڑی کے چھوٹے سے ٹکڑے کی بولیاں لگنے لگیں اور پھر جس نے سب سے زیاہد قیمت دی لکڑہارے نے اسے وہ لکڑی کا ٹکڑا فروخت کر دیا۔ اشرفیوں کا ڈھیر دیکھ کر لکڑہارا حیران رہ گیا۔ اس نے تو زندگی میں کبھی ایک ساتھ اتنی اشرفیاں دیکھی ہی نہیں تھیں۔

اب لکڑہارے کو اندازہ ہوا کہ یہ تو بہت قیمتی لکڑی تھی اس نے تو چندن کے باغ کو کوئلہ بنا ڈالا۔

بادشاہ نے کہا میں نے یہ باغ تمہیں اس لیے دیا تھا کہ تم کچھ درختوں کی مدد سے نئے درخت اگاؤ گے اور کچھ درختوں کی لکڑی بیچ کر امیر بن جاؤ گے لیکن تم نے تو اپنی بے وقوفی سے سارا باغ ہی برباد کر ڈالا۔ اب سوائے پچھتانے کے لکڑہارے کے پاس کچھ بھی نہ بچا تھا۔

دوستو! بالکل جشنِ ولادت، شکرانِ نعمت کا وہ موقع تھا جب ہم تجدید عہد وفا کرتے.... ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتِ عظمیٰ عطا فرمائی.... ہم پر احسان فرمایا....

ربیع االاول کا مقصد تو یہ تھا کہ ہم اس نعمت کا خوب چرچا کرتے۔ ہائے افسوس !ہم نے اللہ تعالیٰ کی نعمتِ عظمیٰ کی قدر نہیں کی....

ربیع الاول منانے کا مقصد تو یہ تھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے نظامِ عدل کو نافذ کرتے....۔ہائے افسوس!ہم دین اسلام کی قیمت کو جان ہی نہیں سکے....

ربیع الاول منانے کا مقصد یہ تھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عادلانہ نظامِ معیشت کو خلقِ خدا کی آسانی کے لیے رائج کرتے.... ہائے افسوس !ہم رسول اللہ کے عطا کردہ نظامِ معیشت کی قیمت کو جان ہی نہیں سکے۔

ربیع الاول منانے کا مقصد یہ تھا کہ ہم دین کو تخت پر لاتے بنی نوع انسان کو سرمایہ دارانہ، جمہوری نظام اور اس کے جبر سے نجات دلاتے.... پر ہائے افسوس !ہم نے رسول اللہ ﷺ کے عطا کردہ نظام کے ساتھ وفانہ کی ہم نے دین کی قیمت کا اندازہ ہی نہیں لگایا۔

ہم نے اپنی شخصیت کو، اپنے خاندان کو، اپنے قبیلے کو اپنی قوم کو اسوہ حسنہ کے قالب میں ڈھالنا تھا.... پر ہائے افسوس! ہم اس ربیع الاول پر بھی ہم اپنے زندگی کی قدر و قیمت کو جان ہی نہیں سکے۔

ربیع الاول کا مقصد تو یہ تھا کہ ہم اپنی ذات کو اطاعت رسول و اتباع رسول ﷺ کا پیکر بناتے ....۔ پر ہائے افسوس! ہم نے اطاعت و اتباع رسول ﷺ کی قیمت کو جانا ہی نہیں....

ربیع الاول کا مقصد تو یہ تھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے وفا کرتے اور اپنے جان و مال کو رسول اللہ ﷺ پر فدا کر کے دین و دنیا کی خیر پاتے.... پر ہائے افسوس! ہم نے رسول اللہ ﷺ سے وفا کی قیمت کو جانا ہی نہیں۔

دنیا میں کفر و لحاد کی سیاہی نے ڈیرے ڈال لیے ....لادینیت کی وحشت و بربریت نے رسول اللہ ﷺ کے گلشن کو برباد کر ڈالا.... مسلمانوں کا نظامِ تعلیم، نظامِ معیشت، نظامِ سیاست، اور معاشرتی نظام سب برباد ہو گیا.... ظالموں نے، مفاد پرستوں اور منافقوں نے گلشن اسلام کو اجاڑ ڈالا۔

آؤ! عہد کرو، محض رسم و تہوار منا کر ربیع الاول کے مقدس لمحات کو ضائع نہ کرو بلکہ اس متاع بیش بہا کو اپنے لیے اپنی آنے والی نسلوں کے لیے اور اپنی آخرت کے لیے ہر لمحے کو محفوظ کرو.... تابناک بناؤ....۔ مشعل راہ بناؤ.... صدقہ جاریہ بناؤ .... اور ان لمحوں کی تجارت اپنے رب سے کر لو .... اللہ کریم! ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یورپ کا چوراہا

پندرہویں صدی کی جاہل قوم، تم لوگوں نے کبھی اپنا ماضی پڑھا ہے؟

تاریخ کے روزن سے جھانک کر ماضی کے اندھیروں کو دیکھا ہے؟

تمہارا تعلق اس قوم سے تھا جنہیں جینے کا سلیقہ نہ تھا.....تمہارے ہاں علاج معالجے کا تصور کرتے ہی روح کانپ اٹھتی تھی .....تمہارے حکیم و طبیب لوگوں کی جان سے ایسے ہی کھیلتے تھے جیسے شکاری شکار سے کھیلتا ہے.....تمہارے ہاں نکاسی آب کا نظام ایسا تھا کہ تم رات کو اپنے گھر سے باہر نہیں نکل سکتے تھے اگر نکلتے تو اپنی ہی غلاظت میں ڈوب جاتے تھے.....جگہ جگہ کوڑے کے ڈھیر تمہیں منہ چڑاتے تھے۔

تم ان ہی کی اولاد ہو جن کے ہاں سولہویں صدی میں علم کا تصور بھی خال خال ہی پایا جاتا تھا.....تہذیب و تمدن سے عاری، سماجیات سے نابلد لوگ جن کی عقل و شعور کا ماتم ہی کیا جاسکتا ہے

یورپ کے چوراہے پر کھڑا میں دھواں دھار تقریر کر رہا تھا.....

میرے جذبات بہت برانگیختہ تھے میں آج یورپ کے لوگوں کو ان کی بد ترین تاریخ سے آگاہ کر رہا تھا۔ میں انہیں بتانا چاہتا تھا کہ تم کچھ بھی نہ تھے۔

ہاں! ہم کچھ بھی نہ تھے____ ہم تہذیب و تمدن سے عاری تھے۔ اچانک مجمع میں سے ایک پادری نے نکل کر کہا

تم نے سچ کہا ہمارا تعلق اسی قوم سے تھا جو بھینس کے سینگ میں شراب ڈال کر پیا کرتی تھی ____ مجھے اتفاق ہے تم سے، ہم وہ جاہل قوم تھے جن کے ہاں علم کا تصور بھی کلیسا سے بغاوت تصور کیا جاتا تھا ____ میں اپنی تاریخ کو جھٹلانے کے بجائے اتفاق کرتا ہوں کہ ہم ہر لحاظ سے چاہے وہ تہذیب و تمدن ہو یا سماجیات و معاشیات ہم مسلمانوں سے ہر میدان میں پیچھے تھے نہیں بلکہ یہ کہنا حقیقت کے زیادہ قریب ترین ہوگا کہ ہم اسلام کی روشنی کے مقابلے میں جہالت کے اندھیروں میں گرفتار تھے۔ ہم اسلام کی بہاروں کے مقابلے میں جہالت کے کانٹوں میں الجھے ہوئے تھے۔

ہمیں یہ تسلیم کہ ہم نے یہ سب کچھ اسلام سے لیا جینے کا سلیقہ اسلام سے سیکھا، یہ تہذیب و تمدن یہ ترقی کی چکاچوند سب کچھ اسلام ہی کی مرہونِ منت ہے۔

میرے چہرے پر فتح کی مسکراہٹ گہری ہو چکی تھی جس میں طنز کی لالی بھی نمایاں تھی۔

مخالف آپ کی بات کا اعتراف کرے تو فتح کا غرور نفس کا رقص و سرور بن جاتا ہے۔

مگر!

اس نے میری مسکراہٹ کو نظر انداز کر کے میری جانب اُنگلی اُٹھاتے ہوئے کہا

یک لخت میری مسکراہٹ میرے چہرے سے غائب ہو گئی میری ساری توجہ اس پادری کی طرف تھی۔

تم تو علم کے علمبر دار ہو____ تم تو روشنی کے مبلغ ہو____ تمہارے ہاں بہترین معالجین تھے____ تہذیب و تمدن نے تمہارے ہاں ڈیرے ڈال رکھے تھے۔

تم ذرا ماضی کے دریچوں سے جھانک کر اپنا سنہری ماضی دیکھو۔اُس نے گہری چوٹ کی

مگر میں اپنے اسلاف کا فخر لیے اپنے ماضی پر نازاں اُس کے طنز کی چوٹ کو تجاہل عارفانہ کی بھینٹ چڑھا گیا۔

ہاں صحیح کہا تم نے ہمارا شاندار ماضی....۔جہاں تہذیب کی کرنیں سماجیات کے دریچوں کو روشن کرتی تھی....۔فنون لطیفہ کے مراکز معاشرے کی چمک کو ایک نئی روشنی دیتے تھے ....ہمارے تعلیمی ادارے ....ہمارے طبیب....ہمارے ہسپتال....ہمارے قانون داں۔۔ہماری عدالتیں....ہماری مساجد....ہمارے محلے ....ہماری عمارتیں ....۔بس !کیا شاندار ماضی تھا ہمارا میں ماضی کی راکھ کو ایک کرب کے ساتھ کرید رہا تھا کہ وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

اُس کے اس طرح ہنسنے پر میرے اندر کا غیرت مند مسلمان جاگ اُٹھا۔

سُنو!میں نے اُس کو للکارتے ہوئے کہا

یہ آج مسلمانوں کا جو حال ہے اس کے ذمہ دار تم ہو....۔تم نے مسلمانوں کے خلاف سازشیں کی میری آواز بلند اور آنکھیں غصے سے لال ہو رہی تھی۔

وہ پہلے سے بھی زیادہ بلند آواز سے قہقہے لگانے لگا میرے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا

اب تو بند کر دو ہر معاملے میں یہود و نصاریٰ کی سازشوں کو تلاش کرنا

کیوں بند کر دوں؟ کیا تم نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں نہیں کیں.

ہاہاہاہاہا...........ہاہاہاہاہ وہ ہنس پڑا۔یورپ کے چوراہے پر لطیفے نہیں سُنایا کرو

دُشمن سازشیں ہی کرتا ہے اور ہم تمہارے دوست نہیں ہوسکتے یہ اُس کتاب میں لکھا ہوا ہے جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

دوسری بات ہماری سازشیں ایک طرف اپنی حماقتوں کو ہماری سازش کا نام نہ دیا کرو

کیا مقصد؟میں چیخ پڑا۔

میرے نفس کا رقص و سرور تھم چکا تھا

تم یہ بتاؤ کہ ہمارے پادری آکر تم مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ خوراک میں ملاوٹ کرو....۔جعلی ادویات کی تیاری و ترسیل میں بھی تمہیں صیہونیت کی بو آتی ہے....۔تمہاری پولیس رشوت لیتی ہے اس میں بھی عیسائیوں کی سازش کا کوئی پہلو تلاش کرو۔

تم بتاؤ!

کیا ہم نے تمہیں بہترین تعلیمی ادارے کھولنے سے منع کیا ہے؟

کیا یہ بھی ہماری سازش ہے کہ تم بہترین فلاحی ہسپتال کھولنے میں ناکام رہے؟

تم ذرا اپنے حال پر غور کرو! تمہاری گلیوں میں تمہارا ہی لہو بہہ رہا ہے خواہ فرقہ واریت کے نام پر ہو یا لسانیت کے نام پر .....۔ تم ہی قاتل تم ہی مقتول..... تمہارے ہی کاندھوں پر تمہارا ہی لاشہ ہے۔

میں سمجھنے سے قاصر تھا کہ وہ مجھ سے ہمدردی کر رہا ہے یا مجھے آئینہ دکھا رہا ہے۔

میں، تو پھر میں تھا، میں نے پلٹ کر کہا

بیسویں صدی کے آغاز میں سقوطِ سلطنتِ عثمانیہ کے موقع پر حرم شریف کے غلاف کو کس نے پھاڑا حرم کے میدان میں کس کی بندوقوں کی گولیوں سے مسلمانوں کا خون بہا۔

انیسویں صدی کے اختتام پر برصغیر اور عرب میں فرقوں کی بنیاد کس نے رکھی؟ کس نے یہ سازش رچائی؟ میری آواز میں کپکپاہٹ صاف نمایاں تھی۔

وہ مسکریا اور کہا: دشمن سازشیں ہی کرتا ہے کس نے کہا کہ اس کی سازش کے جال میں آکر پھنس جاؤ اس کی زنجیروں کے جال میں آکر جکڑ جاؤ

ہم نے یہ سازش ایک صدی پہلے کی تھی اب تو ان سازشوں کے بال بچے بھی داعش کی شکل میں جوان ہو چکے ہیں

اب تو تم جان چکے نا! ہماری سازشوں کو ہمفرے کے اعترافات، ہیلری کلنٹن کی پارلیمنٹ میں اعترافی تقریر، ہم نے عیاں بھی کر دی یہ سازشیں

جاؤ! اور ان سازشوں کا توڑ تلاش کر لو، ختم کر دو ان سازشوں کو۔ کیوں؟ سانپ سونگھ گیا

ہماری سازشیں اتنی مضبوط ہیں کہ جاننے کے بعد بھی ان کو ختم نہیں کر سکتے۔

وہ ایک مرتبہ پھر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

ربیع الاول میں تم اپنے نبی ﷺ کا یوم مناؤ گے گھر گھر کو سجاؤ گے (ضرور کرو)

تمہارے علماء کہتے ہیں نبی آخر لزماں ﷺ کے دو ہزار سے زائد اسمائے مبارکہ ہیں

تم اب ذرا سوچو!

اگر ان اسماء مبارکہ کے نام پر تمہارے شہر میں ایمبولینس سروس ہو تو تمہارے شہر میں تمہارے نبی ﷺ کے نام کی دو ہزار ایمبولینس اسلام کے پیغام کو عام کرتی نظر آئیں گی ربیع الاول کے موقع پر اس ایمبولینس سروس کو شروع کیا جائے۔

نبی آخر الزماں ﷺ کی ازدواج اور شہزادیوں کے نام پر جامعۃ للبنات کی تعمیر تمہاری قوم کو عروج کے نئے مواقع فراہم کر سکتی ہے ربیع الاول کے موقع پر ان مبارک اسماء کے نام پر ایک جامعہ کی بنیاد رکھو۔

اسماءِ نبی ﷺ کے نام پر قائم یونیورسٹی میں نبی آخر الزماں ﷺ کی سیاسی ،تعلیمات ، معاشرتی تعلیمات اور معاشی تعلیمات کی تعلیم دے کر دنیا کے بہترین اسکالرز پیدا کر سکتے ہو اور یہ اسکالرز اتنے قابل ہوں کہ آئی ایم ایف ، ورلڈ بینک اور صیہونی سودی نظام کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیں ان کی تربیت ایسی کی جائے کہ نفسانی خواہشات کو پاؤں تلے روند ڈالیں۔

تم لاکھوں روپے کا لنگر تقسیم کرتے ہو اپنے نبی کی تعلیمات پر مبنی کتب تقسیم کرو۔

مگر تمہارا حال عجیب ہے

تم وہ لوگ ہو جو اپنے نبی کے نام پر سڑکوں پر جلوس نکالتے ہو اور راستوں کو بند کر دیتے ہو جب کہ نبی آخر الزماں ﷺ کی تعلیم تو یہ ہے کہ راستے سے پتھر اور کانٹا بھی ہٹا دیا جائے، راستے کو کشادہ کیا جائے۔

چراغاں پر خرچ کیا جائے لیکن اس کے ساتھ کچھ رقم مدارس کے لیے مختص کی جائے تاسے مدارس کے سال بھر کا بجٹ بن جائے اور پھر اس شاندار چراغاں میں مرد وعورت کا مخلوط اجتماع محرم و نامحرم کے جسم ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں یہ تو نبی آخر الزمان ﷺ کی تعلیمات کے خلاف ہے (۔ مخلوط اجتماع سے بچا جائے)

کیا اس سازش میں بھی ہمارا ہی ہاتھ ہے؟

علم و عمل سے دور اور نفس کی خواہشات کی تکمیل کو تم جشن کا نام دے رہے ہو۔

گیارہویں شریف کے نام پر لاکھوں کا لنگر کرتے ہو کرو مگر ایک فارمیسی کی دکان بھی ضرور کھولو جہاں سے مستحق افراد مفت دوا لے سکیں۔

عرس کے مواقع پر مستحقین کی امداد کے کلچر کو بھی عام کیجیے۔

بزرگان دین کے نام پر شاندار مزارات بناتے ہو اس کے ساتھ ایسا یتیم خانہ بھی بناؤ جہاں پر ان کی کفالت کا باعزت اہتمام ہو سکے ایسے اولڈ ہاؤسز بناؤ جہاں قوم کے بے سہارا افراد کو سہارا مل سکے۔

لیکن تم تو تعلیماتِ نبوی سے اس قدر دور اور ہم سے اس قدر قریب ہو کہ اپنے ماں باپ کے لیے اولڈ ہاؤسز تلاش کرتے ہو اور ہماری مثالیں دیتے ہو تف ہے تم پر بھی۔

تم ہماری ان اقدار (بے حیائی، لبرل ازم) کو اپنانے کے لیے تڑپتے ہو جن سے ہم خود بیزار ہیں۔

ہاں تم نے سچ کہا

مگر یہ مت بھولو تم اکیسویں صدی کی وہ قوم ہو جو ہر میدان میں ٹھوکر کھا رہی ہے مگر پھر بھی نہیں سنبھل رہی لبیک یارسول اللہ ﷺ کے نعرے لگا رہی ہے مگر آپ ﷺ کی تعلیمات سے ہی دور بھاگ رہی ہے

اکیسویں صدی کے....

وہ نہ جانے کیا کیا کہہ رہا تھا میں یورپ کے چوراہے پر تنہا کھڑا اپنے چاروں طرف اس قوم کی فلک بوس عمارتیں دیکھ رہا تھا.... صاف ستھرے راستے.... دنیا کے بہترین تعلیمی ادارے.... عظیم الشان جامعات.... علاج معالجے کی سہولیات سے آراستہ شاندار ہسپتال مجھ سے میرے ماضی اور اپنے حال کا تقابل کر رہے تھے۔ بے شک یہ میرے ماضی ہی کی روشنی تھی۔

مگر میرا حال تاریک کیوں ہو رہا ہے؟

خوش فہمی کا شکار

یہ وہ زمانہ تھا جب جنرل ضیاء الحق صاحب کا طوطی بول رہا تھا پاکستان شیعہ سنی فسادات کی شدید زد میں تھا، افغانستان میں روس سے جنگ جاری تھی۔ مختلف مکاتب فکر اور جہادی تنظیمیں اس جنگ کے مالی ثمرات کے ساتھ مسلکی مفادات بھی سمیٹ رہی تھیں جنرل ضیاء الحق کی آشیرباد انہیں حاصل تھی۔

صفر کا مہینہ ختتام پر ہوتا تو ربیع الاول کی تیاریاں شروع ہو جاتی تھیں .... ہر پول پر ہرے جھنڈے نمایاں ہونے لگتے .... مخالف مسالک کو جواب دینے بلکہ اپنی برتری دکھانے کے لیے ہماری سڑکوں پر بڑے گیٹ بنائے جاتے تھے اور انہیں خلفائے راشدین کے نام سے منسوب کیا جاتا تھا.... میلاد النبی ﷺ کے عظیم الشان اجتماع منعقد ہوتے .... بڑے بڑے بینر لگتے اور خوب جوش وخروش سے میلاد منایا جاتا ....بڑے بلند وبانگ دعوے کیے جاتے ہم پھونک دیں تو وہ اڑ جائیں اور ہم تھوک دیں تو وہ بہہ جائیں وغیرہ وغیرہ....

وقت گزرتے گزرتے معلوم ہی نہیں ہوا.... نہ مخالف مسالک سے جیت سکے نہ عالم اسلام کے لیے نمایاں کردار ادا کر سکے.... کہیں تو جیت جاتے مدارس کا قیام ان کے مدارس سے بہتر کر لیتے.... اشاعت کے میدان میں کوئی قابل ذکر کردار ادا کر لیتے .... تحریری معاملے میں کتابوں کے انبار لگا دیتے .... لیکن ایسا کچھ بھی نہیں کر سکے۔ عالم استشراق للکارتا رہا تم نے کانوں میں انگلیاں ٹھوس لیں.... بدعقیدگی اور الحاد کے سیلاب کے سامنے تمہارے پاس کوئی بند نہیں تھا.... محدود سی دنیا میں کنوئیں کے مینڈک بنے رہے....

معذرت اور بہت معذرت!!!میں آنکھیں بند نہیں کر سکتا۔

پھر اس اجتماعی علمی وفکری تباہی وبربادی کی آگ کے بعد جو راکھ بچی ہے اب اس سے الحاد کے شرارے پھوٹ رہے ہیں.... لبرل ازم اور سیکولر ازم کی چنگاریاں جنم لے رہی ہیں....

لیکن آج 35،36 سال کے بعد سوچتا ہوں ان سب سے کیا حاصل ہوا؟

کیا علم و شعور میں اہلِ محبت آگے بڑھ گئے؟

کیا ان کے مدارس میں دنیا بھر کے لوگ آکر علم حاصل کرنے لگے؟

کیا ان کی مساجد کے خطباء کو سننے کے لیے جم غفیر لگ گیا؟

کیا ان کے محررین نے علم و تحقیق کے میدان میں کوئی کمال کر دیا۔

تم نسلوں کو جشن منانے گیٹ بنانے اور چراغاں تک محدود کر کے زندہ رکھنا چاہتے ہو؟

کیا تمہیں احساس نہیں کہ تم اپنا وجود تیزی سے کھو رہے ہو؟

عرب دنیا میں تمہاری علمی حیثیت کیا ہے؟

عالم اسلام میں تمہاری وقعت کیا ہے؟

تمہارے خلاف ہونے والے پروپیگنڈے کا تمہارے پاس توڑ کیا ہے؟

نہ جانے کہاں سے نہ جانے کدھر کو\
بس اک اپنی دھن میں اڑا جا رہا ہوں\
نہ ادراک ہستی نہ احساس ہستی\
جدھر چل پڑا ہوں چلا جا رہا ہوں

پھر کہتا ہوں دنیا میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو ہیروں کی قدر کرتے ہیں، ورنہ مجمع تو مداری بھی جمع کر لیتا ہے.... آج بھی اور آنے والے دنوں میں بھی قدر صرف اہل علم کی ہو گی.... لیکن افسوس تمہارے پاس اس وقت اہل علم نہیں ہوں گے .... محض مداری اور شعبدے باز علم کے نام پر کرتب دکھا رہے ہوں گے....

بیدار ہو جائیے اور بیدار کرنے کی کوشش کیجیے ورنہ صدموں سے دوچار ہونے کے لیے تیار رہیے۔

چراغاں کیسے کریں؟

8سال کی عمر ہوتی ہی کیا ہے کہ ہم حیدرآباد سے ہجرت کر کے کراچی آن وارد ہوئے۔

شاہ فیصل کالونی نمبر 5 میں 12 ربیع الاول کو سجاوٹ ہوتی تھی نوجوانوں کی مختلف ٹولیاں شاہراؤں کو سجایا کرتی تھیں وقت کے ساتھ ساتھ اس میں ترقی ہوتی گئی اور سڑکیں دلہن کی طرح سجتی چلی گئیں ہر آنے والا سال ایک نئے مقابلے کا خاموش اعلان کرتا اس سڑک والوں کا اس سڑک والوں سے اس روڈ کا دوسرے روڈ سے ایک گلی کا دوسری گلی سے مقابلہ اس سب کام کو خوشی خوشی انجام دیا جاتا یہ ہی حال کھارادر، لیاقت آباد، کورنگی، لانڈھی اور ملیر وغیرہ کا بھی تھا۔

جب کہ ان تمام علاقوں کے عشاقان رسول کی مساجد میں نمازیوں کی تعداد ہمیشہ کم ہی رہتی تھی ....۔ چراغاں شاندار ہوتا اور سڑکوں پر کچرا پڑا رہتا ہے.... مرد وزن کا مخلوط اجتماع اس چراغاں کو دیکھنے کے لیے کسی قسم کی اسلامی قیود کا خیال نہیں کرتا.... علماء تو منع کرتے ہی ہیں مگر یہاں کے لوگ علماء کی ان باتوں کو عموماً ذرا کم ہی خاطر میں لاتے ہیں .... جلوس وریلیوں کے نام پر راستے بند کرنا یہ تو قوم کا اجتماعی مزاج ہے.... یہ اپنے بچوں کو بھی اپنا جیسا ہی دیکھنا چاہتے ہیں اس لیے یہاں معاملہ وہیں کا وہیں رہتا ہے۔

پڑھے لکھے لوگ ان علاقوں سے آہستہ آہستہ ہجرت کر کے باہر چلے گئے اب یہاں وہ تھے جو جانا نہیں چاہتے تھے یا جا نہیں پاتے تھے خیر۔

شہر کے ان علاقوں کو ہرگز معمولی نہیں جانیے گا یہاں بہت باصلاحیت لوگ پیدا ہوئے ٹیلنٹ تو کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے لیکن گائیڈ لائن نہیں ہے.... انہیں جس دن اپنی اہمیت کا ادراک ہو گیا یہ کایا پلٹ دیں گے....۔ اگر ان کی سمت کا تعین کر دیا جائے تو کمال ہو جائے لیکن شاید اس سمت رہنمائی کرنا سیاست دانوں اور چند مذہب دانوں کے نزدیک پرلے درجے کی حماقت بلکہ سیاسی و مذہبی خود کشی ہو گی کیونکہ یہ ہی تو وہ لوگ ہیں جو چند روپوں میں وہ کام کر دیتے ہیں جو ہزاروں میں نہیں ہو سکتا.... زندہ باد اور مردہ باد کے نعرے لگانے والوں کی نوجوان فوج بھی ان ہی علاقوں سے دستیاب ہوتی ہے.... اپنے مستقبل کے وعدوں اور بہلاووں پر یہ سینکڑوں سیاست دانوں کا مستقبل بنانے کے لیے اپنی اور اپنے بچوں کی قربانیاں دینے سے دریغ نہیں کرتے ان کی تاریخ پڑھ لیجیے۔ یہ چند سطور پڑھ کر ان کی سمجھداری کا اندازہ ہر خاص و عام کر سکتا ہے۔

ان کو کوئی نہیں سمجھا سکا کہ میلاد النبی پر یہ چراغاں رسم نہیں ہے.... یہ تاریخ رقم کرنے کا موقع ہے.... یہ دین سکھانے کے دن ہیں.... یہ اسلام کی خدمت کا موقع ہے.... اپنے بچوں کو نبی کریم ﷺ کی سیرت سے آگاہ کرنا مقصود ہے.... دنیا میں صرف چائنا کی بتیوں سے چراغاں نہیں کرنا بلکہ من کی دنیا میں بھی اتباع رسول ﷺ کا چراغاں کرنا ہے.... اپنی ذات ہی کو منور نہیں کرنا بلکہ ساری دنیا میں رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچانا ہے....

خیر یہ ان کا جذبہ تھا اس جذبے اور حوصلے کے رخ کو موڑا جا سکتا تھا اور موڑا جا سکتا ہے میں انہیں اور اپنے ان تمام دوستوں کو جو ربیع الاول پر شاندار چراغاں کرتے ہیں اور اسے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تعبیر کرتے ہیں چند کمال کی باتیں بتاتا ہوں آپ کو سمجھ آجائیں تو قبول کر لیجیے گا ورنہ پوسٹ کو اگنور کر کے آگے بڑھ جایئے گا۔

کیا آپ اور آپ کے بچے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ ہیں؟

نہیں نا!!!

آپ مقابلہ کیجیے اور ضرور کیجیے اس دفعہ اس سڑک پر دوسری سڑک والوں سے مقابلہ کیجیے.... اس گلی کا دوسری گلی سے مقابلہ کیجیے، علم میں، شعور میں کہ ہم سیرت النبی کا مطالعہ کریں گے.... مقابلہ کیجیے کہ ہم اپنی گلی میں کسی کو بے روزگار نہیں رہنے دیں گے.... مقابلہ کیجیے کہ دوسری گلی سے ہماری گلی میں کوئی بے نمازی نہیں رہے گا.... مقابلہ کیجیے پورے سال قرآن و صاحب قرآن ﷺ سے تعلق کو مضبوط کریں گے اور پوری گلی سے فجر کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کی آواز سنائی دے گی (ریکارڈنگ نہیں گھر کے لوگ تلاوت کریں).... ہم اپنے بچوں کو دین و دنیا اخلاق و ہنر دونوں علم سکھائیں گے.... یہ پیسے جو آپ ایک دوسرے سے مقابلے میں ضائع کر دیتے ہیں نمود و نمائش میں اڑا دیتے ہیں یہاں لگا دیجیے.... یہاں مقابلہ کر لیجیے ....۔ آپ کی گلیاں دوسروں کی گلیوں سے زیادہ صاف ستھری رہیں گی.... آپ کی گلی کے بچے دوسری گلی کے بچوں سے زیادہ اسکلز میں مہارت پیدا کریں گے (اسباب مہیا کیجیے).... مقابلہ کیجیے اپنے بچوں کا دوسری گلی کے بچوں سے قرات و علم دین میں.... اخلاق و ہنر میں.... کردار و پاکیزگی میں.... پھر ہے مقابلہ۔

آپ اپنے خاندان میں بھی بچوں کے درمیان مقابلہ رکھ سکتے ہیں.... انہیں سیرت النبی ﷺ پڑھایئے.... انہیں سیرت کے واقعات سنایئے.... انہیں ایک حدیث اور ایک کہانی پڑھ کر سنایئے....

مکی و مدنی زندگی کے تاریخی واقعات کے ماڈل بنایئے بلکہ بچوں کے درمیان مقابلے رکھیے اپنے لوگوں کو سیرت سے آگاہ کیجیے یہ سب کام آسانی سے ہو سکتے ہیں.... آپ کو آپ کی طبیعت کے مطابق بہت لطف آئے گا اور میں یہ جانتا ہوں ان علاقوں کے مکینوں کے لیے یہ کام بہت آسان ہے.... آپ میلاد النبی ﷺ منایئے لیکن ترجیحات کا تعین کیجیے کہ اس بار ہم نے،

امت کے لیے اور نسل نو کے لیے کیا فوائد سمیٹے؟

نسل نو کی تربیت کا کیا سامان کیا؟

خواتین کی تعلیم و تربیت کا کیا بندوبست ہوا؟

نوجوانوں کی فکری آبیاری کے لیے پورے سال کے لیے کون سے منصوبے تشکیل دیے؟

نوجوانو! تم بدل سکتے ہو!!! تم بدل دو اس رسم کو!!

بتادو ساری دنیا کو کہ میلاد النبی ﷺ تہوار نہیں ہے بلکہ مشن ہے....۔ رسول اللہ ﷺ کا پیغام ساری دنیا میں پہنچانے کا مشن.... پہلے خود کو روشن کرو اتباع رسول ﷺ سے پھر روشن کرنے نکل کھڑے ہو ساری دنیا کو....

نوجوانو! میرے یہ جملے یاد رکھنا!

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے منایئے کہ ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو جائیں: ترجیحات کا تعین کیجیے

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کیجیے۔ خرافات کی مخالفت کیجیے۔

مسلمانوں میں نفرت نہیں محبت تقسیم کیجیے

مسجد میں کتا داخل ہو جائے تو کتے کو نکالیے مسجد کو نہیں گرایئے۔

خرافات کا رد کیجیے میلاد کا نہیں!!!

اسلام کے مجرم

آنسوؤں سے درد تحریر ہوتا تو یقین جانو میرے آنسو سراپا درد ہوتے

کرب اگر الفاظ کا روپ دھارلے تو تمہیں قرطاس سے چیخیں بلند ہوتی سنائی دیتیں.... زخموں سے چور چور جسدِ اسلام .... اذیتوں سے تعبیر مرتب ہوتی عہدِ حاضر کی الم ناک تاریخ........ ہر لمحے ایک نیا زخم اور رستا ہوا لہو مجھ سے کہتا ہے تم نے بہت بڑا ظلم کیا ہے اسلام کے ساتھ

میری آہ نکل جاتی ہے .... روح کانپ اٹھتی ہے اور میں سر تا پا لرز جاتا ہوں جب اسلام کی نگاہیں میرے وجود پر پڑتی ہیں

میں کیسے سامنا کروں اس شجرِ اسلام کا جسے خون بلال نے سینچا تھا........ میں کیسے کھڑا ہوں اس اسلام کی عدالت میں جس کے ستون آج بھی عدلِ فاروقی پر شاہد ہوں .... میں کیسے اس اسلام کے سامنے جاؤں جس کے سپوتوں نے اسلام قرناً بعد اقرنا اور نسلاً بعد انسلا دار ورسن کے پھندوں کو چومتے ہوئے ہم تک پہنچایا........

میرے تمام الفاظ کہیں گم ہو چکے........ میرا سارا سرمایہ لُٹ چکا

مجھے وہ خضرِ راہ ملا تھا....

مجھ سے کہنے لگا تم بہت ظالم ہو تم نے اللہ کے ولیوں کے ساتھ بہت زیادتی کی ہے .... تم نے توہین کی ہے ان کی جنہوں نے پوری زندگی اسلام کی ترویج واشاعت میں گزار دی.....جن کا فیض ان کے وصال کے بعد بھی جاری رہتا ہے....

تم نے کیا سمجھ رکھا ہے ان مزارات کو؟

نمازوں سے دور.... دین سے دور.... اسلام سے دور.... علم سے دور.... اللہ ورسول ﷺ سے دور اور چاہتے یہ ہو کہ تم ایک چادر چڑھا دو اور جنت تمہاری ہو جائے .....تم نے تعلیماتِ صوفیاء کو چھوڑ دیا اور ان کی مقدس آرام گاہوں کو اپنے مکروہ دھندے میں تبدیل کر دیا........

یہ وہ لوگ تھے جن کی خانقاہ میں بھوکوں کو کھانا ملتا تھا.... یہ وہ تھے جو علم کی شیدائیوں کو علم کے درجات طے کراتے تھے.... یہ وہ تھے جن کی زندگی خلق خدا کی خدمت سے عبارات تھی.... یہ وہ تھے جو دنیا سے دور تھے اور دنیا کو دور کرتے تھے ،تم نے ان کی آخری آرام گاہ کو بھی نہ چھوڑا انہیں دنیا کو بیچنے والا منیجر بنا دیا۔

تم نے منصب ولایت کو کلیسا کا پادری سمجھ کر توہین کی ہے.... یہ مقامِ دعا ہے تم نے ان کو فسق وفجور کے اڈے بنا دیا....

کاش تم ان مزارات کے ساتھ بڑے بڑے مدارس تعمیر کرتے مدارس کی آمدنی سے علم کی پیاسوں کی تشنگی دور ہوتی پر افسوس!!!! صد افسوس

تم نے کیا سمجھا تصوف کو؟

شریعت وطریقت میں طلاق کراکر نفس کی حرام کاری کے جرم کا ارتکاب کیا ہے تم نے.... یہ تصوف کے نام پر رقص وسرور یہ ڈھول تاشے اور اس پر طرہ یہ کہ تم ولی بھی ہو.... مریدین کی جیبوں پر نظر اور دنیا سے بے زار بھی ہو........ نامحرموں کے درمیان راز ونیاز اور متقی وپرہیزگار بھی ہو.... گھن آتی ہے تم سے....۔ تعفن اٹھتا ہے تمہارے چلتے پھرتے وجود سے۔

تم نے تصوف کو سر راہ رسوا کر ڈالا ہے....۔ تم نے روحانیت کو نیلام کر دیا

کاش تم تصوف کی آب صافی سے اپنے من کو دھو ڈالتے....۔ تمہیں کوئی دیکھتا تو اسے خدا یاد آجاتا....۔ تم بدل دیتے معاشرے کو پر افسوس!!!! صد افسوس!

تم نے کیا سمجھا بیت اللہ کی حاضری کو؟

حلال وحرام سے بے نیاز....۔ پڑوسیوں کی بھوک سے غافل........ عمرے پر عمرہ ،حج پر حج....۔ تمہاری سسکتی رعایا تمہارے سسکتے ماتحت....۔ تم کس چکر میں کعبے کے چکر لگا رہے ہو.....۔ تم توہین عبادت کے اب بھی کیا مرتکب نہیں ہوئے۔

کاش تمہیں ادراک ہوتا حاضری کا اور کاش نصیب ہو جاتی تمہیں حضوری پر افسوس !!!! صد افسوس

تم نے کیا سمجھ رکھا میلاد النبی ﷺ کو؟

سیرت النبی ﷺ سے بہت دور....۔ مقصدِ میلاد النبی ﷺ سے غافل اور سجاوٹ میں اس حد تک مصروف کہ نماز کا ہوش نہ تلاوتِ قرآن سے شغف........

تم نے آقا ﷺ کی پیدائش کی خوشی کو منایا ضرور مناؤ کہ سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں....

مگر یہ کیا کیا؟

یہ محرم ونا محرم کی تمیز کیوں ختم ہوگئی؟.... یہ چراغاں دیکھنے کے لیے آنے والے نا محرم مردوخواتین کے بدن ایک دوسرے سے کیوں ٹکرارہے ہیں؟........یااللہ یہ جشن عید میلادالنبی ﷺ ہے یا عید میلادالنبی ﷺ کے نام پر فسق وفجور

آج تو تجدید عہد کا دن تھا.... آج کا دن تو عہد وفا سے عبارت تھا.... آج تو یقین کی آنکھوں میں جھانک کر کہنا تھا نبی ﷺ کا دین ہی غالب رہے گا.... آج وہی دن تو ہے جس دن کے لیے کائنات سجائی گئی تھی ....گھر کو سجا دیا سنتوں سے کب مہکاؤ گے اس گھر اور اس گھر کے مکینوں کو اس دفعہ بھی عید میلادالنبی ﷺ پوچھ رہی ہے.... سوال اب بھی کر رہی ہے عید میلادالنبی ﷺ کہ اخلاق رذائل سے آلود اپنی شخصیت کو کب رسول اللہ ﷺ کے حسن اخلاق اور اسوۂ نبی ﷺ سے سجاؤ گے؟

میرے عزیز! ملت کا جسم زخموں سے چور چور ہے.....اس کے وجود سے خون رس رہا ہے....

آؤ کہ اس کی اذیتیں کم کریں....

آؤ کہ اس کے زخموں پر مرہم رکھیں....

اگر زخم نہیں رکھ سکتے تو کم از کم اس پر نمک بھی نہیں چھڑکیں۔

پروفیشنل نعت خوانی

سوشل میڈیا پر اس وقت پروفیشنل نعت خوانوں....۔ نقیبوں اور خطیبوں کے خلاف ایک جہاد جاری ہے.....۔ دیر آئے درست آئے.... تحریک خوش آئند ہے اور میں اس سے مکمل متفق بھی ہوں مگر ایک معاملہ بہت تکلیف دہ ہے۔ ہم کوئی بھی کام کرتے ہوئے اعتدال کی راہ چھوڑ دیتے ہیں جس سے کئی مسائل جنم لیتے ہیں .... سوشل میڈیا پر بعض افراد کا غیر ذمہ دارنہ رویہ بھی تکلیف کا باعث ہے....

دوستو! اس تحریک کو کامیاب بنایئے....۔ ضرور بنایئے.... مگر اعتدال کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑیئے....

تسبیح کا امام بیچ میں کس قدر خوب صورت معلوم ہوتا ہے.... مسجد کی محراب درمیان میں کیا حسین منظر پیش کرتی ہے.... سورج نصف النہار پر ہی بھرپور چمکتا ہے .... سرد وگرم موسموں کے درمیان کا موسم کس قدر حسین ہوتا ہے....۔ انسان کی بچپن اور بڑھاپے کے درمیان جوانی کا عرصہ کیا ہی خوب ہوتا ہے.... بس یاد رکھو! اعتدال کے دامن کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔

مجھے ڈر ہے کہ یہ فتنہ کسی اور سانحے کو جنم نہ دے دے.......

• بگاڑ کے اسباب کا تعین کیجیے اور اس کا سدِّباب کیجیے....

• محافل میلاد میں ایک نعت اور اس کے بعد علماء کرام کی تقاریر جو کہ 30 سے چالیس منٹ دورانیے پر مشتمل ہوں.... طویل تقاریر کا فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوتا ہے....

• محافل میں کوشش کی جائے کہ اسلام کے ثمرات عام آدمی تک پہنچیں....

• مغرب کی نماز کے فوراً بعد محفل نعت شروع کی جائے اور زیادہ سے زیادہ عشاء کی نماز تک ختم کر دی جائے.... ہمارا مشاہدہ یہ رہا کہ عشاء کی نماز کے بعد کی جانے والی

محافل کے سبب عوام ہی نہیں خواص کی نمازِ فجر بھی قضا ہو جاتی ہے....اگر شب بیداری کی جائے تو اس میں ایک نعت کے بعد مختلف علماء کی تقاریر رکھی جائیں۔

• اگر اللہ کریم نے آپ کو دولت کی نعمت عطا کی ہے تو دن میں کسی بینکوئیٹ یا مسجد میں علمی سیمینار رکھیے جہاں اہل علم کو جمع کیا جائے اور ملک کے بہترین اہلِ علم کا اس میں لیکچر ہو۔

• بہت بڑی محفل (شرکاء اور انتظامی معاملات کے حوالے سے) کے مقابلے میں چھوٹی محافل معاشرتی، روحانی اور علمی اعتبار سے معاشرے پر زیادہ اچھے اثرات چھوڑتی ہیں....

• بڑی محافل میں عموماً نمود و نمائش اور پروٹوکول کے معاملات کے سبب عوام اہلِ علم سے قریب نہیں ہو پاتے....

• بڑی محفل جس میں لاکھوں روپے خرچ ہوں سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ محفل کو سادہ اور باوقار بنائیے....باقی رقم دین کی اشاعت میں خرچ کیجیے یا سیرت النبی ﷺ پر مبنی کوئی لٹریچر لوگوں میں تقسیم کیجیے۔

• جو تنظیمات 112 یا 11 عمرے کے ٹکٹ کا اہتمام کرتی ہیں وہ سیرت النبی ﷺ اور دیگر دینی کتب چھاپ کر طلبہ، علماء اور عوام میں مفت تقسیم کر دیں تو یہ اور بہتر کام ہو گا....

• محافل کا انعقاد گھر میں کیجیے ادب و احترام اور تعظیم کے ساتھ کیجیے خوشبو لگائیے قالین بچھائیے تا کہ ہمارے بچے سیکھ سکیں محبت رسول ﷺ کی....

• محافل میں ادب کے ساتھ شریک ہوا جائے آپ کے سر پر ٹوپی ہو اور صاف ستھرا لباس ہو اور عطر لگا ہوا ہو..... باادب بانصیب۔

• ایسے تمام خطیبوں سے معذرت کرلی جائے جو شعلہ بیانی سے قوم کے جذبات کو برانگیختہ کرتے ہیں.....۔ قوم کو دینے کے لیے ان کے پاس کوئی حکمت عملی یا تعمیری پیغام نہیں ہوتا.....۔

• مسجد میں ایک شاندار لائبریری کا قیام میلاد النبی ﷺ منانے کا سب سے بہتر طریقہ ہے میری نظر میں۔ مسلمانوں کی مساجد میں جس قدر وسیع لائبریری ہونی چاہیے افسوس کہ ان کے ہاں اس قدر ہی اس معاملے میں لاپرواہی نظر آتی ہے .... جس طرح تحفظ مزارت اور تحفظ مساجد کی طرز پر تنظیمیں بنائی گئی ہیں اسی طرز پر تحفظِ لائبریری پر بھی کام ہونا چاہیے۔

• ایسے تمام نعت خوانوں اور نقیبوں سے آج ہی معذرت کرلیجیے جنہوں نے نعت خوانی کے تقدس کو پامال کر رکھا ہے.....۔ ان کا مکمل بائیکاٹ ہی اس کا موثر حل ہے۔

• خطیب علمی دلائل دے اپنے خطاب میں .... شخصیت سازی کرے.....۔ لوگوں کے مسائل اور معاشرتی بگاڑ کو ختم کرنے میں اپنا علمی کردار ادا کرے....

• ساؤنڈ سسٹم اتنا ہی ہو جتنے آپ کے محفل کے شرکاء کے لیے کافی ہو بڑی محافل مقصود ہوں تو مساجد کا انتخاب کیجیے یا پھر کسی بینکیوئیٹ کا.... راستوں کو بند نہ کیا جائے۔ شاہراہ اگر عام نہیں بھی ہے تو یہ بند کرنا کم از کم ضرر قلیل میں تو ضرور شامل ہیں لہذا اس سے اجتناب کیا جائے۔

• ایک محفل میں ایک عالم دین دو یا تین کتابوں کا تعارف لازمی کرائیں اور منتظمین محافل ایک کتابوں کا اسٹال ضرور لگوائیں اپنی محافل میں.... ممکن ہو تو جمعہ کی نماز کے بعد بھی یہ سلسلہ ہر مسجد میں جاری ہو۔.... اس سے مسلمانوں میں علم کی محبت پھیلے گی اور دین کی ترویج واشاعت کا کام زیادہ بہتر انداز میں ہو گا۔

• محفل کے سماجی، مذہبی، معاشی، علمی فوائد کا پہلے تعین لازمی کیا جائے جتنے زیادہ ثمرات آپ اس محفل سے لے سکتے ہیں لیجیے یہ محافل کی انتظامیہ کی صلاحیت پر منحصر ہے۔

درویش کی یہ چند تجاویز اہل خلوص کی نذر ہیں ان میں مزید اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے اور اسے مزید موثر بھی بنایا جا سکتا ہے۔

زخموں سے چور چور امت مسلمہ کا سوال

حج کے ایام قریب آچکے تھے بیت اللہ کی زیارت کا شوق اس اعرابی کو بہت ستا رہا تھا ....۔اپنی بیٹی کو لے کر بیت اللہ کی جانب روانہ ہو گیا....

جب یہ اعرابی مکہ میں داخل ہوا تو ایک تاجر اپنی دولت پر نازاں طاقت کے نشے میں چور اس حسینہ کی عفت و عصمت کے درپے ہو گیا اور اسے اپنے گھناؤنی اور غلیظ خواہش کی تکمیل کے لیے اغوا کر لیا........

باپ دہائیاں دیتا رہ گیا........

کسی باپ سے اس کی جوان بیٹی کوئی چھین کر لے جائے اور اس کی عفت و عصمت کا دشمن ہو اس کا کرب....۔اس کی تکلیف سوچ کر کلیجہ منہ کو آجاتا ہے....

بیٹی بھی اس تاجر کو بیت اللہ کے تقدس کا واسطہ دیتی رہی مگر ہوسِ نفس نے اس کو بہرا کر دیا........

مظلوم اعرابی نے سوچا کہ اپنے قبیلے کو مدد کے لیے بلائے مگر عرب کے حال سے واقف تھا وہ جانتا تھا اس کی داستان غم پر اگر اس کا قبیلہ اس کی مدد کو آ بھی گیا تو اس میں مردوں کی تعداد بہت کم ہے.... وہ مکہ کے دس قریشی قبیلوں کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے اسی پریشانی میں گم تھا.... مدد کے لیے سرگرداں اس اعرابی کا علم نبی کریم کو ہوا تو آپ ﷺ نے قریش کے نوجوانوں کو اپنے پاس بلایا اور انہیں کہا اس تاجر کی اس حرکت پر ہمیں خاموش نہیں رہنا چاہیے....

آپ ﷺ کی دعوت پر.....۔اس اعرابی کی مدد کے لیے قریش مکہ کے وہ چند نوجوان بیت اللہ کے پاس جمع ہوئے اور سب نے حلف اٹھایا....

ہم قسم اٹھاتے ہیں کہ ہم اس مظلوم کی مدد کریں گے یہاں تک کہ ظالم سے وہ اپنا حق واپس لے لے اور ہم قسم اٹھاتے ہیں کہ اس حلف سے اس کے بغیر ہمارا کوئی مقصد نہیں ہو گا ہم اس بات کی پرواہ نہیں کریں گے کہ مظلوم غنی ہے یا فقیر

نظرۃ جدیدہ فی سیرۃ الرسول از کورنستاس جیور جیو صفحہ 40 بحوالہ ضیاء النبی جلد دوم صفحہ 124 از پیر کرم شاہ الازہری مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

نوجوان بیت اللہ میں حلف اٹھا چکے تھے اپنی قسم کو پختہ ظاہر کرنے کے لیے انہوں نے حجر اسود کو آب زم زم سے دھویا اور اس دھون کو پی لیا....۔ حلف برداری کی اس تقریب کے بعد اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے ان نوجوانوں کے ساتھ اس ظالم

تاجر کے گھر گئے اور اس کے گھر کا گھیراؤ کر لیا اور اس سے مطالبہ کیا کہ اعرابی کی بیٹی کو عزت و آبرو کے ساتھ فی الفور اس کے حوالے کرے

تاجر نے کہا مجھے ایک رات کی مہلت دی جائے صبح ہوتے ہی لڑکی اس کے باپ کو لوٹا دوں گا لیکن ان نوجوانوں نے اس تاجر کی ایک نہ سنی........

اب اس ظالم تاجر کو اس اعرابی کی بیٹی فوراً اسکے حوالے کرنی پڑی........۔

احبابِ من ! حلف الفضول کی تاریخ تو پڑھو!!!! تمہیں معلوم ہو گا اللہ کے نبی ﷺ نے جس دین کو تم تک پہنچایا وہ کیسا ہے.....۔کوئی شک نہیں حلف الفضول کی ابتداء زبیر بن عبد المطلب سے ہوئی لیکن اس میں صحیح جان اور قوت اسوقت پیدا ہوئی جب نبی کریم ﷺ کی ترغیب پر ایک مسلح جتھہ ظالموں کی سرکوبی کے لیے تیار ہو گیا۔۔

آج ہم مظلوم کی مدد سے آنکھیں چراتے ہیں.....۔ ظلم ہوتا دیکھتے رہتے ہیں مگر اپنے مسلک .....۔اپنے فرقے .....اپنی جماعت کی وجہ سے حق نہیں بولتے .....۔ مظلوم کو اس کا حق دلانے کی سعی نہیں کرتے.....اس سنت کو زندہ کرنے کے لیے کوئی جماعت عملی طور پر تیار نہیں ہوتی..........

بنی نوع انسان بالخصوص زخموں سے چور چور امتِ مسلمہ پوچھ رہی ہے

کیا فرقوں اور لسانی جماعت کی ٹکڑیوں میں بٹے ہمارے ہم مذہب میں کوئی ایک جماعت ایسی نہیں جو اس سنت کو زندہ کرے ؟

اقبال نے برسوں پہلے کہا تھا

کل ایک شوریدہ خواب گاہِ نبیؐ پہ رو رو کے کہہ رہا تھا

کہ مصر و ہندوستاں کے مسلم بنائے ملّت مٹا رہے ہیں

یہ زائرانِ حریم مغرب ہزار رہبر بنیں ہمارے
ہمیں بھلا ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے نا آشنا رہے ہیں
غضب ہیں یہ 'مُرشدانِ خود بیں، خُدا تری قوم کو بچائے!
بگاڑ کر تیرے مسلموں کو یہ اپنی عزّت بنا رہے ہیں
سُنے گا اقبالؔ کون ان کو، یہ انجمن ہی بدل گئی ہے
نئے زمانے میں آپ ہم کو پُرانی باتیں سنا رہے ہیں!

میلاد النبی ﷺ کے موقع پر سیرت النبی ﷺ کا پیغام بھی عام کرو.....
آؤ! ہم سب مل کر اس سنت رسول ﷺ کو ادا کرنے کا عہد کریں انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی.....۔

یہ چراغِ علم ہیں ان کی حفاظت کرو

یہ سن 85 کے آس پاس کی بات ہو گی کہ ہمیں کتابیں صاف کر کے دوبارہ ریک میں رکھنے کا حکم ملا اور ہم اس نئے اسائینمنٹ پر خوش ہو گئے کرنے کو کچھ نہ کچھ تو ایکٹیویٹی چاہیے ہوتی ہے اک عجیب بات یہ ہوتی تھی کہ ان کتابوں میں سے چند ایسی کتابیں بھی ہوتیں جن میں ہمیں ایک روپے کا پرانا مگر صاف ستھرا نوٹ دکھائی دیتا سب سے بڑا نوٹ ہم نے ان کتابوں میں 5 روپے کا ہی دیکھا ہم اپنے والد کو بتاتے کہ اس کتاب میں سے ایک روپے یا پانچ روپے کا نوٹ نکلا ہے وہ ہمیں کہتے کہ واپس اسی میں رکھ دو ،وہ نوٹ ان کے اساتذہ نے انہیں بطورِ انعام دیا ہوتا تھا۔

مدارس کے شفیق مدرسین مجھے بہت پسند ہیں سفید لباس پہنے، سفید عمامہ پہنے دنیا و مافیا کی رونقوں سے بے خبر چاہتے ہیں کہ کسی طرح جو علم ان کے پاس ہے اسے اپنے طالب علم میں منتقل کر دیں..... کبھی کبھی یہ اپنے ذہین اور لائق شاگردوں کو اسی طرح انعام کے طور پر کچھ رقم بھی دیتے ہیں (قلیل تنخواہ کے باوجود) یہ مدارس کے اساتذہ کا ہی خاصہ ہے۔

آج آپ کو جو علماء مدارس اور مساجد میں نظر آتے ہیں اور روشنی تقسیم کر رہے ہیں یہ بہت باکمال لوگ ہیں، کسی نہ کسی طرح الحاد و لادینیت کے سامنے بند باندھا ہوا ہے ....جب چاروں جانب سے طوفان اٹھ رہے ہیں یہ درویش اپنی کٹیا میں چراغ جلائے بیٹھے ہیں....

اساتذہ کرام سے بھی عرض ہے کہ آپ کی گفتگو کا انداز ہمیشہ عالمانہ ہونا چاہیے نہ کہ عامیانہ، آپ کا لباس، آپ کا کردار سب سے منفرد اور پاکیزگی کا حامل ہونا چاہیے کیونکہ آپ اپنے شاگردوں کے لیے آئیڈیل ہوتے ہیں وہ آپ کو دیکھ کر سیکھتے ہیں .... آپ کا اپنے شاگرد کی حوصلہ افزائی اسے مستقبل میں نظریاتی سرحدوں کے کئی محاذوں پر ڈٹے رہنے کی جرات عطا کرتا ہے.... آپ خود کو معمولی نہ سمجھیں آپ معمولی نہیں ہیں.... آپ اسلام کی نظریاتی سرحدوں کے امین ہیں.... کوشش کیجیے کہ اپنے طلبہ کا رشتہ کتاب سے مضبوط بنا دیں.... آپ کے لائق و فائق طلبہ مختلف کتابوں کے تراجم کرتے دکھائی دیں.... مغربی دنیا کو تو چھوڑیئے عرب دنیا میں بھی کتابوں کی اشاعت بڑی تعداد میں ہوتی ہے الحاد کے رد پر جو عرب کے علماء نے کام کیا اس کے تراجم کیجیے اور کرائیے.... لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا تو آئندہ آپ کے پاس

سنانے کے لیے اپنے اسلاف کے کارنامے بھی نہیں بچیں گے کہ ان کی کتاب کی اشاعت بھی دوسرے کررہے ہیں اور کررہے ہوں گے اور آپ کے پاس رسم ورواج کا گورکھ دھندہ کرتی عوام ہوگی اور آپ کے آنسو۔

دوسرا بہت معذرت کے ساتھ دنیائے بریلویت میں انتظامی امور دیکھنے والی عوام کا بھی اپنا ہی ایک شاہانہ مزاج ہے یہ مساجد کی کمیٹی میں ہوں یامدارس کی انتظامیہ میں ان کے پاس مستقبل کا کوئی پلان ہوتا ہی نہیں ہے اکثریت کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ پیسے نہ ہونے کے سبب تزئین و آرائش کی جو خواہش گھر میں پوری نہ کرسکے وہ مسجد کمیٹی میں شامل کرکے پوری کرتے ہیں پیسے آجائیں تو ہر چند سال بعد وضو خانے کی تعمیر اور نئے فانوس کی خریداری وغیرہ وغیرہ....

تصویر کا صرف یہ ہی ایک رخ نہیں دوسری طرف !ہماری تنظیمیں، ہمارے ادارے اور ہمارے پیر صاحبان، صرف واہ واہ کا شور سننے کے لیے لاکھوں روپے ایک رات کے جلسے پر اڑا دیتے ہیں لیکن کسی مدرس کی خراب بائیک کی مینٹینس کرانے کے لیے ان کے پاس رقم نہیں ہوتی.... مدرس کی تنخواہ ہوتی ہی کتنی ہے.... اس میں اسے گھر بھی چلانا ہے، کرایہ بھی دینا ہے، مدرسے آنا جانا بھی ہے، عزیز واقارب کی تقریبات میں لینا دینا بھی ہے، دکھ درد کا رشتہ جڑا ہے ہسپتال وموت میت سب ہے اس مدرس کے ساتھ، یہ کوئی خلائی مخلوق نہیں ہے بھائی ! لامحالہ وہ اپنے جسم وجاں کا رشتہ برقرار رکھنے کے لیے دو سے تین جابس کرے گا۔

کیا اسے اچھی سیلری نہیں ملنی چاہیے تاکہ توجہ سے پڑھاسکے؟

محض افسوس نہیں کیجیے بلکہ آہ وفغاں سے سینوں کو چیر دیجیے کہ آپ کے اداروں اور تنظیمات کی اخلاقی حالت یہ ہے کہ کسی مدرس نے کوئی کتاب لکھی ہے تو اس کی حوصلہ افزائی کے لیے اس کی تنظیم کے لوگ بھی اس کے ساتھ نہیں کھڑے ہوتے کہ کیوں اس کو مشہور کریں اور وہ خود مشہور ہو جائے تو کریڈٹ اپنے نام کرنا چاہتے ہیں اور فخریہ کہتے ہیں یہ ہماری پروڈکٹ ہے....

بھائی! تمہارا کیا کردار؟ تم نے تمہارے ادارے نے اس کی کتاب کو سونے، چاندی میں تول کر اس کو رقم دے دی کیا؟ اس کو کوئی گولڈ میڈل پہنا دیا؟

اس مدرس کے کتاب لکھنے یا کسی بڑی کتاب کا ترجمہ کرنے پر اس کو انکریمنٹ دے دیا کیا؟

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اسلام کا بھرپور دفاع ہو تو آپ کو اہلِ علم کی قدر کرنا ہو گی....

خیر آپ مدرسین سے بہت معذرت میری یہ تحریر نقار خانے میں طوطی کی آواز سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی لیکن میں اپنے چند ان دوستوں سے جنہیں اللہ نے عطا کیا ہے یہ عرض کروں گا آپ ہمت دکھائیے جہاں آپ ربیع الاول میں لاکھوں خرچ کرتے ہیں وہاں ایک رقم ان مدرسین کے لیے مختص کیجیے ان کو ہر ماہ نہیں تو کم از کم عید میلاد النبی ﷺ پر عید و بقر عید پر لفافے میں رقم اور تحفے ضرور پیش کیجیے، دیکھیے کہ کسی مدرس یا طالب علم کی بائیک خستہ حال ہو چکی ہے تو اس کو نئی بائیک دلا دیجیے ورنہ کم از کم اس کی مینٹیننس کرا دیجیے۔ یہ سب کام بھی نیکی کے ہیں اور ان کا حق بھی پہلے ہے.... یہ روشنی کے، علم کے چراغ ہیں ان کی حفاظت کرو یہ بجھ گئے تو اندھیرے تمہیں ہلاک کر دیں گے۔

مندر کا پنڈت

میرے قدم تیزی سے مندر کی جانب بڑھ رہے تھے....

آج میلاد النبی ﷺ یعنی یومِ تجدید عہد وفا.... اسلام کے لیے کی گئی محنت جو نسلاً بعد انسلاٍ دار ورسن کے پھندوں کو چومتے ہوئے ہمارے اسلاف نے کی تھی میں اس محنت میں کچھ اپنا حصہ بھی ڈالنا چاہتا تھا....

میرے قدم تیزی سے مندر کی سیڑھیوں کو پیچھے چھوڑ رہے تھے....

سامنے ہی پنڈت موجود تھا........

میں نے اسے اسلام کی دعوت دی.... میں نے اس سے کہا

کب تک ان اندھیروں میں بھٹکتے رہو گے....؟

کب تک اپنے ہاتھوں سے تراشیدہ ان مورتیوں کو پوجتے رہو گے....؟

کب تک ناپاکی و غلاظت میں تقدس تلاش کرتے رہو گے....؟؟

کب تک مظاہر فطرت کی غیر فطری قید میں محبوس رہو گے؟؟؟؟

آؤ اسلام قبول کرلو........ آؤ اسلام کے نور سے خود کو منور کرلو........ اپنے من کو بھی اور اپنے ظاہر کو بھی روشن کر لو.... تمہارے جو سوالات ہیں میں ان کے جوابات دینے کو تیار ہوں....

پنڈت نے ایک نگاہ مجھ پر ڈالی۔

میں سوچ رہا تھا اب یہ خدا کی واحدانیت پر مجھ پر سوالات کی بوچھاڑ کر دے گا .... عقیدہ توحید پر اعتراضات کے بعد یہ اپنے باطل خداؤں کے حق میں دلائل لائے گا مگر میں حیران رہ گیا جب اس نے کہا:

نوجوان ! اس میں کیا شک کہ تو جس دین پر ہے وہ سچا دین ہے ....پر معلوم ہے تیرے لہجے میں وہ نور نہیں

کیسا نور ؟ میں اس کے اس جواب پر حیران رہ گیا

وہی نور جو تمہارے پیغمبر ﷺ سے تمہارے اسلاف تک پہنچا

میں پنڈت جی کی بات پر شش و پنج میں مبتلا تھا........ کہ پنڈت نے کہنا شروع کیا

نوجوان! میں تمہیں بہت دیر حیران و پریشان نہیں کروں گا....

تمہیں معلوم ہے جب تمہارے پیغمبر ﷺ کوہ صفا پر تشریف لے گئے تھے تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک لشکر آرہا ہے جو تم پر حملہ کر دے گا تو کیا تم میری بات کا یقین کرو گے ؟

سب نے جواب دیا ہاں کیوں نہیں ہم نے آپ کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں سُنا....

40 سالہ زندگی کا لمحہ بہ لمحہ ان کے سامنے تھا....

تمہاری زندگی کا لمحہ بہ لمحہ ہمارے سامنے ہے.... تم پر کیسے یقین کریں؟

جاؤ نوجوان جاؤ ! اور صداقت کے نور سے خود کو منور کرو.... تمہارے کردار سے نکلتی کرنیں خود اندھیروں کی چیرہ دستیوں کو دور کر دیں گی.... کفر کے اندھیروں کا خاتمہ ہو جائے گا........

تمہارے اسلاف نے ہندوستان کے بت کدے میں اسی صداقت کی کرنوں سے .... اسی کردار کی امانت ودیانت سے برسوں پرانے بتوں کو پاش پاش کردیا تھا.... ان کی شفاف تجارت نے راجاؤں کے دل موہ لیے اور بستیوں کی بستیاں مسلمان ہو گئیں تھیں....

تمہارا حال کتنا عجیب ہے تم اپنے ہی ہم مذہب کو دھوکا دینے سے باز نہیں آتے تمہارے جعلی چیک، تم لوگوں کو جس تاریخ کا چیک دیتے ہو اس تاریخ میں اکاؤنٹ میں رقم نہیں ہوتی اور دیدہ دلیری سے کہتے ہو چیک تو ہے نا تمہارے پاس .... تمہارے خاندانی جھگڑے عدالتوں میں.... تمہارے امیر و غریب عوام وخواص سب کو دیکھو تو نور اسلام سے خالی دکھائی دیتے ہیں........

دیگر مذاہب کے لوگوں کو تو چھوڑو تم میں سے کتنے لوگ ہیں جن کے معاشی معاملات دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مکمل صاف ستھرے ہیں.... تمہارے اسلاف کے معاملات آپس میں تو نور اسلام سے چمکتے ہی تھے غیروں کو بھی اس کی کرنیں روشن کردیتی تھیں....

میں حیرت سے اس مندر اور اس کے پنڈت کو دیکھ رہا تھا جس نے مجھ سے کوئی سوال کیے بنا مجھے لاجواب کردیا تھا....

میلاد النبی ﷺ تجدیدِ عہد وفا کا دن ہے دین کی اشاعت زبان و قلم سے ہی نہیں ہمیں کردار سے بھی کرنا ہوگی....

کیا نیوزی لینڈ مسلمان ہوگا؟

رفیق شاہ میرے بچپن کا یار تھا.... ہم دونوں ایک ساتھ ایک ہی محلے میں پلے بڑھے تھے جب بارش ہوتی اور گراؤنڈ میں پانی جمع ہو جاتا تو ہم دونوں گراؤنڈ میں جمع ہونے والے گندے پانی میں بھی ساتھ نہاتے تھے.... راجہ گراؤنڈ کی چکنی مٹی ہم نے ایک دوسرے پر خوب ملی تھی.... پھر جب میٹرک میں آئے تو شیدے چائے والے کے نیم گندے پیالوں میں فخر سے چائے پیتے تھے....۔ پیسے ملا کر پشاوری کی نہاری کھاتے اور یہ ہماری سب سے بڑی عیاشی تصور ہوتی تھی.... پھر میرا یار رفیق شاہ نوکری کے لیے باہر چلا گیا۔

آج دس برس بعد میرا یار لوٹا تھا ہم نے کھانا باہر کھانے کا پروگرام بنایا....

بچپن کی یادیں تازہ کرنی تھی تو سوچا کیوں نہ شیدے چائے والے کی چائے پی جائے میں رفیق شاہ کو لے کر جب شیدے چائے والے کے ٹھیے پر پہنچا تو رفیق شاہ نے کہا: تم یہاں چائے پیو گے ؟

ہاں کیوں کیا ہوا؟ میں نے حیرت سے پوچھا

اس گندے اور غلیظ ہوٹل میں؟.... اس کے کپ دیکھ رہے ہو؟

میں کبھی شیدے کے ہوٹل اور اس کے کپ کو دیکھتا اور کبھی اپنے یار کو دیکھتا ....۔ میں کہنا چاہتا تھا یہ وہی ہوٹل تو ہے جہاں تو نے ساری زندگی انہی گندے پیالوں میں چائے پی تھی....

خیر یار تھا اپنا، پھر ملا بھی دس سال بعد تھا میں خاموش ہو گیا.... پشاوری ہوٹل پہنچا تو وہاں بھی اس نے یہ ہی راگ الاپنا شروع کر دیا۔

کہنے لگا: دیکھو! ان کے ہاتھ کتنے گندے ہو رہے ہیں گوشت کھلے آسمان تلے پک رہا ہے.... اس بیرے کے کپڑے کتنے گندے ہیں وغیرہ وغیرہ.... اس نے وہاں کے دس عیب مجھے کھڑے کھڑے دکھادیئے۔

آؤ! تمہیں میں کھانا کھلاتا ہوں وہ مجھے ایک ہوٹل میں لے گیا جہاں خانساماں نے بڑا صاف ستھرالباس پہنا ہوا تھا.... ماحول بھی بہت اچھا تھا.... برتن بھی بہت صاف ستھرے تھے....

ہم نے کھانا کھایا اور پھر نیوزی لینڈ کے سانحے اور ان کی وزیر اعظم پر بات ہوتی رہی .... میں نے بھی اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا اللہ کرے نیوزی لینڈ کی وزیر اعظم مسلمان ہو جائے....

میرا یار مسکرایا اور پھر ہم وہاں سے نکل آئے ایک دوسرے کو خدا حافظ کہا اور ہم اپنے گھروں کو لوٹ گئے.... رات عجب منظر میرے سامنے تھا۔

میں نے دیکھا نیوزی لینڈ کی پوری قوم اسلام قبول کرنے کے لیے تیار ہے.... وہ سب چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں ہمیں نعمتِ اسلام سے مالامال کر دو....

میں نے بھی تمام مسلمانوں کو آواز دینا شروع کر دی مبارک ہو مبارک ہو نیوزی لینڈ کی قوم مسلمان ہونے کے لیے کس قدر بے تاب ہے جلدی جلدی آؤ اور ان سب کو دامنِ اسلام میں سمیٹ لو.... دیکھتے ہی دیکھتے دائیں بائیں سے سینکڑوں مسلمان انہیں نعمتِ اسلام سے سرفراز کرنے کے لیے بے تاب ہو گئے....

جی آپ آیئے! ایک نیوزی لینڈ کے شہری سے میں نے کہا۔

وہ فوراً ہی آگے آگیا۔

یہ لیجیے نعمتِ اسلام....

لیکن وہ فوراً ہی دو قدم پیچھے ہٹ گیا

میں نے کہا تمہیں کیا ہو گیا؟ تم نعمت اسلام لینے کے لیے ابھی اتنے بے تاب تھے اور اب ایک دم پیچھے کیوں ہٹ گئے؟

کہنے لگا تمہارے ہاتھ آلودہ ہیں....

میں غور کیا تو دیکھا ہاں! واقعی میرے ہاتھ تو آلودہ تھے میں نے ابھی ابھی ہی تو دودھ میں پانی کی ملاوٹ کی تھی.... میں نے اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے کہا: تم نعمت اسلام انہیں دو لیکن اس کے ہاتھ بھی دوسرے مسلمان بھائی سے حسد کی وجہ سے آلودہ تھے.... تیسرے پر نگاہ گئی دیکھا تو اس کا لباس تکبر سے آلودہ تھا.... غرض کوئی کینہ و بغض کے سبب گندا دکھائی دیتا تھا تو کوئی مال حرام کے سبب.... کہیں سے قطع رحمی کی بدبو آ رہی تھی تو کہیں سے لڑائی جھگڑوں کے بھبکے اٹھ رہے تھے....

کوئی لوگوں کی جان سے کھیل رہا تھا تو کوئی انصاف کی مسند پر بیٹھ کر انصاف سے کھلواڑ کر رہا تھا........ کہیں پولیس والے کی بدمعاشی کی بدبو تھی کئی لوگ تو ایسے تھے جو بالکل کچرے کا ڈھیر تھے مگر صرف اس مقصد کے تحت آ گئے تھے شاید یہ نیوزی لینڈ والے مسلمان ہو جائیں تو ان کی نجات کا کچھ سامان ہو جائے....

نیوزی لینڈ کی پوری قوم نعمتِ اسلام لینے کے لیے بے تاب ہے مگر ہمارے آلودہ کردار کا میلا کچیلا لباس انہیں ہمارے قریب نہیں آنے دے رہا....

میری آنکھ کھل چکی تھی ....۔ مجھے رات کا منظر یاد تھا رفیق شاہ میرے بچپن کا یار شیدے کے ہوٹل کی چائے نہیں پیتا کے اس کے برتن گندے ہیں.... پشاوری کی

نہاری نہیں کھاتا کہ وہاں صفائی کا اہتمام نہیں ہے تو کیا اقوامِ عالم ہمارے گندے اور غلیظ کردار کو دیکھتے ہوئے اسلام قبول کرلے گی؟

جہاں نیوزی لینڈ کی قوم مسلمانوں سے اظہار یکجہتی کرتے ہوئے نیوز اینکر حجاب پہن رہی تھی، غیر مسلموں کے بچے سجدے کرکے مسلمانوں سے اظہار یکجہتی کررہے تھے ....نیوزی لینڈ کی وزیر اعظم جس وقت نبی کریم ﷺ کی حدیث "نبی کریم ﷺ کی امت جسد واحدہ" سُنا رہی تھی اس وقت ہم پی ایس ایل کے نام پر پاکستان میں طوائفوں کو نچوا رہے تھے.... گویے گارہے تھے.... ہم سب مستی سے جھوم رہے تھے....

اب آپ ہی بتایئے!

ہم سب کے کردار سے ایسی بدبو آرہی ہے کہ نیوزی لینڈ کی قوم نعمتِ اسلام ہمارے ہاتھوں کیسے لے؟

جب تک نبی کریم ﷺ کے اسوہ سے ہمارا کردار اجلا نہیں ہوگا نیوزی لینڈ مسلمان نہیں ہوگا۔

میلادیا فیسٹول؟

دنیا بھر میں تخریب وتعمیر کے لیے اذہان کسی ایک سمت میں کام نہیں کرتے وہ تسلسل سے کئی پلان ترتیب دیتے ہیں ....ان کی یہ منصوبہ بندی جب فکری میدانوں میں گھمسان کا رن ڈالتی ہے تو اڑنے والی گرد فریقین کے چہرے آلودہ کر دیتی ہے ....جب یہ گھمسان کے رن ڈالنے والے عالمی وڈیرے مسلمانوں کو آپس میں

خونخواروں کی طرح لڑاتے ہیں تو فریقین میں شکست وفتح جہاں بھی ہو ان عالمی وڈیروں کے چہروں پر مسکراہٹ ہوتی ہے۔

''میلاد النبی ﷺ اور فکرِ یہود'' کا آپ یقینا مطالعہ کر چکے ہوں گے یقیناً فکر یہود دم توڑ گئی لیکن سوال یہ ہے کیا اسی فکر نے آپ کی نئی نسل کے اذہان پر شب خون نہیں مارا؟

فکرِ یہود نے جہاں ایک گروہ کو اس معاملے میں دوسرے گروہ کے مقابل کھڑا کیا تو دوسری جانب اس کی حکمتِ عملی کیا رہی؟ یہ سوال بھی کچھ کم اہم نہیں۔

عصرِ حاضر میں رائج میلاد النبی ﷺ کا طریقہ کار کس حد تک درست ہے؟

بتایئے نا! میرے دوستو! جس طرح آپ نے اسلاف کی روایات سے ہٹ کر میلاد منانا شروع کیا ہے آپ کو معلوم ہے کہ اس سے تو آپ سیکولرازم کی راہ ہموار کر رہے ہیں۔

چونکیے نہیں!!!!!! سوچیے

آپ سوال کریں گے وہ کیسے؟

گلی کے کونے پر ایکو ساؤنڈ پر پوری آواز کے ساتھ نعتیں چلانا کہ گھر میں موجود افراد کو قریب جا کر بھی چیخ کر بات کرنا پڑے۔

مریض اذیت کا شکار..... لوگوں کا آرام وسکون محلے کے چند بے نمازی و بے شرع لونڈے میلاد النبی ﷺ کے نام پر برباد کر دیں۔

کیا یہ افراد آپ کے اس طرزِ عمل سے خوش ہوں گے یا نالاں ہوں گے؟

یہ سب کچھ انہیں دین کے قریب کرے گا یا دور؟

اس دور میں جب ساری باطل قوتیں مل کر عام آدمی کو دینِ اسلام کے قریب نہیں آنے دے رہی ہیں آپ کا یہ طرزِ عمل مسلمانوں کو بھی سیکولرازم کی جھولی میں ڈال دے گا.... عوام کالانعام ان خرافات کو علماء کے کھاتے میں ڈال دے گی.... آپ تو میلاد منا بھی نہیں رہے تھے آپ تو میلاد کے نام پر فیسٹیول منا رہے تھے۔

شاندار چراغاں بہت اچھی بات ہے ضرور کیجیے مگر اس چراغاں کو دیکھنے مرد وزن کا ہجوم نامحرم کے نامحرم سے ٹکراتے جسم....

یہ سب تعلیماتِ مصطفےٰ ﷺ کے خلاف ہے جسے ہم میلاد النبی ﷺ کے نام پر منا رہے ہیں....۔ میلاد النبی ﷺ کے نام پر کیا یہ ہی سب کچھ ہمارے بزرگوں نے سکھایا تھا؟

یہ کیا کھیل کھیلا دشمن نے تمہارے ساتھ؟.... تمہیں اندازہ ہے تم دین کے نام پر دین دشمنی کر رہے ہو؟........ کوئی شک نہیں

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع لاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

امام مالک کیا خوب میلاد مناتے تھے اور روز مناتے تھے مسجد نبوی ﷺ میں امام الحدیث کی مسند اور اس پر سفید چاندنی معطر فضا میں درس حدیث شروع ہوتا شرکاء محفل ادب کے ساتھ بیٹھے درس حدیث سُنتے امام کو بچھو سولہ دفعہ ڈنک مارتا ہے چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے مگر درسِ حدیث ادبِ رسول ﷺ میں چھوڑتے نہیں ہیں۔

آپ بھی میلاد منایئے "دورہ سیرت النبی ﷺ "کا انعقاد کیجیے

میلاد منایئے جیسے صحابہ کرام نے منایا قیصر و کسریٰ کے دروازوں پر دستک دے کر کہا ایمان لے آؤ حضور ﷺ آگئے ہیں....

دنیا بھر کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دو.... اسلام کے پیغام کو اپنے کردار سے دنیا کے سامنے پیش کرو یہ بھی میلاد النبی ﷺ ہے....رسول اللہ ﷺ کے اسوہ کو اپنا کر تبلیغ اسلام کے چراغ روشن کرو کہ یہ بھی میلاد النبی ﷺ ہے۔

منایئے میلاد جیسے آئمہ مذاہب نے منایا علم دین کی لازوال خدمت کرکے....

علم کو فروغ دو.....کتب کی اشاعت کرو.... لائبریریز کا قیام عمل میں لاؤ.... تعلیمی اداروں کی بنیاد رکھو....

میلاد منایئے مجاہدین اسلام کی طرح.... اہل علم کی طرح.... باطل قوتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر.....سینہ سپر ہو کر میلاد منایئے........

حق کہہ کر میلاد منایئے.... حق کو قبول کرکے میلاد منایئے....

میلاد منایئے ضرور منایئے مگر نبی کریم ﷺ کی تعلیمات سے دور اور منافی ہو کر نہیں....

فلاح و بہبود کا کام کرکے میلاد منایئے.... صفائی نصف ایمان ہے اپنے علاقے محلے کو صاف رکھ کر میلاد منایئے.... دکھی انسانیت کے کام آکر میلاد منایئے....

میلاد منایئے ضرور منایئے لیکن لوگوں کو ایذاء دے کر نہیں کیوں کہ کسی مسلمان کو ایذا پہنچانے والے کے لیے سخت وعید ہے....

خدارا!!!!ہوش کے ناخن لو.... ترجیحات کا تعین کرو.... میلاد مناؤ ضرور مناؤ

یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی کلمہ بھی نبی آخر الزماں ﷺ کا پڑھے اور میلاد کی مخالفت بھی کرے؟

ترجیحات کا تعین کرتے ہوئے میلاد النبی ﷺ منایئے تاکہ حقیقی معنی میں میلاد النبی ﷺ کے ثمرات ہمیں مل سکیں۔

لیکن ایک مرتبہ اپنے طرزِ عمل پر نگاہ کرلو کیا یہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ہے؟ آپ ﷺ کی تعلیم تو یہ ہے: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں (کتاب الایمان بخاری شریف)

بچپن میں یہ شعر سنا کرتا تھا

مناؤ جشن بہاراں مگر اس احتیاط کے ساتھ
کسی چراغ کی لو سے کسی کا گھر نہ جلے

میلاد النبی ﷺ کی مخالفت کیوں؟

مخالفت کے محرکات عالمی تناظر میں

اسٹاف روم میں تمام پروفیسرز بیٹھے ہوئے تھے میرے ایک ساتھی نے مجھ سے سوال کیا کہ آخر کچھ لوگ میلاد کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

میں نے اُن سے کہا کہ میں اس کالج میں ٹرانسفر ہونے سے پہلے جس کالج میں تھا اس کی کہانی سناتا ہوں آپ کی سمجھ میں بات آسانی سے آجائے گی

وہ بہت سینئر پروفیسر تھے ان کی ساری زندگی پڑھانے میں گزری پر معلوم نہیں کیوں انہیں، نوجوان لیکچرار عبد اللہ سے شدید چڑ ہونے لگی تھی.... عبد اللہ ہمارے کالج میں نیانیا لیکچرار اپائینٹ ہوا تھا، بہت ذہین نوجوان تھا اساتذہ کا بھی ہر دلعزیز تھا۔ کالج کے تمام اسٹاف کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتا.....۔ طلبا عبد اللہ کے دیوانے تھے بس جہاں وہ کلاس لینے پہنچے کالج کے گراؤنڈ میں کھیلتا ہوا طالبِ علم کھیل چھوڑ کر عبد اللہ کی کلاس میں آجاتا تھا۔

اس بات پر سینئر پروفیسر شدید رنج و غم کا شکار تھے اتفاق سے دو سیکشن میں ان کا پیریڈ عبد اللہ سے پہلے ہوتا تھا اور وہ عبد اللہ سے کہتے تم ذرا دس منٹ بعد آیا کرو۔

عبد اللہ سینئر پروفیسر ہونے کا خیال کرتے ہوئے دس منٹ بعد جاتا تو معلوم ہوتا کہ پروفیسر صاحب ۱۰ منٹ پہلے ہی کلاس ختم کر دیتے ہیں تاکہ بچے گھروں کو چلے جائیں اور عبد اللہ کا لیکچر نہ سُن سکیں اور وہ کہہ سکیں کہ میرے بعد والے لیکچر میں تو طلبا عبد اللہ کا لیکچر سُننے نہیں رکتے.... یہ طریقہ کار وہ حسد کی بنا پر اپناتے تھے۔

بالکل ایسے ہی یہودیوں کو بھی نبی کریم ﷺ سے حسد تھا اور ہے انہیں اس بات کا حسد تھا کہ نبوت بنی اسرائیل سے بنی اسمٰعیل میں کیونکر منتقل ہوگئی.... اب وہ نبی کریم ﷺ کا تذکرہ سنتے ہیں تو ان کے سینوں پر سانپ لوٹ جاتے ہیں...... انہوں نے بنو نضیر کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی جان لینے کی کوشش کی ان یہودیوں کی کوششوں سے غزوۂ احزاب کا واقعہ پیش آیا.... ان کو ان کے کیے کی سزا بھی دی گئی یہ ایک زمانے تک اس بات کے خواہشمند رہے کہ نبی آخر الزماں ﷺ کا تذکرہ رک جائے....

وقت گزرتا رہا اسلام سے مختلف آندھیاں ٹکراتی رہیں کبھی معتزلہ کی شکل میں تو کبھی خوارج کی صورت کبھی تاتاریوں کی سفاکیت تو کبھی صلیبیت کی درندگی اسلام ان تمام فتنوں سے نبرد آزما ہوتا رہا لیکن نبی کریم ﷺ کا ذکر جمیل نہیں رکا۔

اللہ کے نبی ﷺ کا ذکرِ جمیل روکنے کے لیے ان یہود و نصاریٰ نے " استشراق " کے نام سے ایک قلمی فورس تشکیل دی اور انہی کی فکری تخریب کاری کو بروئے کار لاتے ہوئے دیسی مستشرقین کی زبان سے کہلوایا کہ میلاد منانا کنہیا کے جنم سے بدتر ہے........ شرک و بدعت کے فتوے عائد کیے گئے.... انتہائی غیر محتاط زبان استعمال کر کے مسلمانوں میں خلیج اور نفرتیں پیدا کی گئیں.... غیر منطقی دلائل اور جہالت نے اس خوشی کے موقع کو متنازع بنا دیا.... اختلاف منانے کے طریقے پر ہو سکتا ہے مگر میلاد النبی ﷺ منانے سے کسی مسلمان کو کیسے اختلاف ہو سکتا ہے میں میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں....

یہ ہی تو دشمن چاہتا تھا وہ ہم نے کر دیا ہمیں اصل دشمن کو دیکھنے کی ضرورت ہے اسلام کا حقیقی دشمن کون ہے؟

ہمیں اپنی صفوں سے ایسے لوگوں کو تلاش کرنا ہیں جو دشمن کی جنگ ہم سے لڑوانا چاہتے ہیں....۔ ہمارے بچوں کی ذہنی و فکری صلاحیتوں کو دین اسلام کے خلاف استعمال کرنا چاہتا ہے.... ہمارے بچوں کو آپس میں دست و گریباں کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن بات وہی یہ سب کچھ کیوں کیا گیا؟

اس لیے کہ اگر نبی کریم ﷺ کا ذکر ترک کر دیا گیا تو نتیجہ یہ نکلے گا اسلام ختم ہو جائے گا....۔ دراصل اسلام مذہب نہیں ہے بلکہ ضابطہ حیات ہے گناہ گار سے گناہ

گار انسان آج بھی خلافتِ اسلامیہ کے خواب ضرور دیکھتا ہے.....۔ خلافتِ راشدہ کی مثال ہر مسلمان کی زبان پر ہوتی ہے اور سیرت النبی ﷺ کی تعلیمات اس کا اعادہ کرتی نظر آتی ہیں اس لیے اس قوم نے سوچا اگر مسلمانوں کو مکمل مفلوج کرنا ہے تو ان کو نبی کریم ﷺ کے ذکرِ جمیل سے روکنا ہو گا۔

خدا کی قسم! اگر کوئی قبیلہ یا قوم محمد مصطفےٰ ﷺ کا ذکرِ جمیل چھوڑ دے تو وہ شجرِ اسلام سے ایسے سوکھ کر جھڑ جائے گی جیسے خزاں کے موسم میں پتے درخت سے خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں۔

تھوڑی دیر کے لیے تصور کر لیجیے کہ میلاد النبی ﷺ اور سیرت النبی ﷺ کے جلسے اب نہیں ہوتے یقین جانو تمہاری نسل اللہ کے نبی ﷺ کا نام بھول جائے گی اسلام تو بہت دور کی بات ہے....

پوچھیے اپنے بچے سے دادا جان کا انتقال کب ہوا تھا؟ تاریخ کیا تھی؟ تاریخ تو بہت دور کی بات دس، بارہ سال کا عرصہ گزر جائے تو بچوں کو سال بھی یاد نہیں رہتا اور کسی بچے سے پوچھیے تمہارے پردادا کا کیا نام تھا وہ نہیں بتا سکے گا۔

دوسری بات اللہ کے نبی ﷺ کی محبت کامیابی کی ضمانت ہے جب ہم جشنِ ولادت مناتے ہیں تو خوشی سے مناتے ہیں اور خوشی انسان اسی کی مناتا ہے جس سے سب سے زیادہ محبت ہوتی ہے اس سے ہمیں دوسرا بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ہماری آنے والی نسلوں کے دلوں میں حُبِّ رسول ﷺ کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اگر ہم ۱۲ ربیع الاول منانا چھوڑ دیں تو یقین جانو ہماری نسلیں یہ بھول جائیں گی کہ پیغمبر اسلام ﷺ کا اسوۂ کیا تھا؟ تعلیمات کیا تھیں؟

اور یہ ہی ہمارا دشمن چاہتا ہے سیکولر ازم اور لبرل ازم کو تعلیماتِ نبوی ﷺ سے خطرہ ہے اور وہ اس خطرہ کو کم کرنے کے لیے میلاد کی مخالفت کو خوب ہوا دیتی ہے مسلم دانشوروں کو ایک مرتبہ اپنے رویوں کو ضرور جانچنا چاہیے کہیے وہ دانستہ یانادانستہ اسلام دشمن قوتوں کے آلہ کار تو نہیں بن رہے....

میلاد النبی ﷺ اور فکرِ یہود

پیشوائے یہود پریشان تھے.... نبی آخرالزماں ﷺ کی ولادت کا وقت قریب آچکا تھا.... ساری زندگی جس نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ لوگوں سے کیا جاتا رہا.... اس نبی کی آمد پر یہود پریشان ہوگئے.... سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے اپنی اپنی کتابوں سے میلاد النبی ﷺ کا تذکرہ کھرچنے لگے.... اپنے بچوں کو توریت وانجیل میں موجود ان آیات کی تلاوت سے روکنے لگے جن میں اللہ تعالی کے محبوب بندے ﷺ کے میلاد کا ذکر موجود تھا.... تبدیلی وتحریف کا مذموم عمل عہد رسالت ﷺ سے تاحال جاری ہے....

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْؕ وَ اِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ (البقرۃ:۲/۱۴۶)

جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں۔

جب اس عمل کو روکنے میں وہ ناکام ہوگئے.... میلاد النبی ﷺ کا تذکرہ بڑھتا ہی چلا گیا....

اس پہ قہر کہ اب چند مخالف تیرے
چاہتے ہیں کہ گھٹا دیں کہیں پایہ تیرا
عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا
مٹ گئے مٹتے جائینگے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

عجیب بات کہ گھٹانے والوں کی تحریک مسلمانوں کے روپ میں.... جبہ و دستار میں ملبوس یہودی ربی مسلمانوں کی صفوں میں شامل ہوتے چلے گئے.... عقیدت پرستی میں مبتلا زوال پذیر قوم اصلی اور نقلی کی پہچان سے عاری فرقہ واریت کے خانوں میں بانٹتی چلی گئی.... فکرِ یہود مسلمانوں میں عام ہونے لگی.... روکو اس ذکرِ میلاد النبی ﷺ کو، مسلمانوں کے درمیان موجود یہودی ربی اس فکر کو عام کرتے رہے۔

سوچیئے کیا یہ ممکن ہے کوئی ربی آپ سے براہ راست میلاد النبی ﷺ کا انکار کرے اور آپ اس کی بات مان لیں؟

لازمی سی بات ہے آپ اس کی بات نہیں مانیں گے.

اس کے لیے نواب راحت خان چھتاری جس خفیہ مدرسے کا تذکرہ کرتے ہیں وہیں کا کوئی خفیہ سپاہی ہو گا کرنل لارنس آف عربیہ جیسا.... یہ کیسے ممکن تھا کہ کوئی یہودی ربی مسلمان عالم کے جاسوس کا روپ بھرے بغیر اس کام کو کر سکے....۔ صاف صاف منع کرے تو مسلمان اسے سمجھ جائیں.... شرک اور بدعت کے ریپر میں اس کو پیش کیا گیا۔

کچھ نے مان لیا لیکن کچھ سمجھ دار مسلمانوں نے کہا لفظِ میلاد سے الرجی ہے تو سیرت النبی ﷺ کر دیتے ہیں انہوں نے فرقہ واریت کی تقسیم کو مسترد کیے بغیر میلاد النبی ﷺ اور سیرت النبی ﷺ کی اصطلاحات متعرف کرادیں ہر خاص وعام کہنے لگا سیرت اپنائی جائے اور میلاد منایا جائے اب لازمی سی بات ہے سیرت کا تذکرہ ولادت کے تذکرے سے تو خالی ہونے سے رہا.... فکرِ یہود یہاں بھی ناکام ہو گئی .... امت گو کہ الفاظ کی ہیر پھیر میں تقسیم ہو گئی لیکن فکرِ یہود کامیاب نہ ہو سکی....

کھسیانی بلی کھمبا نوچے خفیہ مدرسے والے یہودی ربیوں نے پروپیگنڈہ شروع کر دیا یہ شرک ہے، بدعت ہے باقی ہمارے کچھ بھولے بھالے لوگ ان یہودی ربیوں کے کہنے میں آگئے انہوں نے بھی ان کی زبان بولنا شروع کر دی.... کوئی دلیل ہاتھ نہ آئی تو عید کیوں کہا اس کو؟ اس قسم کی بانجھ بحثوں میں امت کو اُلجھا دیا۔

پیارے مسلمان بھائیو! گزارش صرف اتنی ہے جب آپ کسی کو بہت شد و مد کے ساتھ میلاد کی مخالفت کرتے دیکھیں تو سمجھ جائیں یا تو یہ چھپا ہوا یہودی ربی ہے یا پھر کسی یہودی ربی (جو بظاہر مسلمان عالم کا روپ دھارے ہوئے ہے) سے متاثر ہے ورنہ میلاد کی مخالفت کوئی مسلمان ہر گز نہیں کر سکتا۔

یہ ہو سکتا ہے کوئی مسلمان میلاد النبی ﷺ کے بجائے سیرت النبی ﷺ منائے اور سیرت کسی کی بھی ہو بغیر ولادت کے تذکرے کے شروع ہی نہیں ہو سکتی ....لہذا اس پر بالکل نہیں جھگڑیں۔

کوشش کیجیے مسجد سے کتا نکالیے مسجد کو مت ڈھائیے........

اب آپ سب سے عرض یہ ہے اہلِ یہود کی فکر کو سمجھیے پانی سروں سے اونچا ہو چکا ہمارا حال یہ ہے کہ جیسے ہی ربیع الاول کا مہینہ آئے گا بکسٹال پر ردِ میلاد کی کتابیں سجنا شروع ہو جائیں گی.... منبر سے مخالفت شروع ہو جائے گی.... شرک و بدعت کے فتوؤں کی توپ سے مشرک و بدعتی کی گولہ باری شروع ہو جائے گی تو سمجھ لیجیے پیارے بھائی! آپ فکرِ یہود کی آبیاری میں استعمال ہو رہے ہیں۔

مروجہ طریقہ میلاد پر اختلاف ہو سکتا ہے ضرور کیجیے لیکن یاد رکھیے!!! میلاد کی مخالفت فکرِ یہود کی پرورش کا نام ہے۔

میلاد کے دشمن

لکھوں تو بھلا کیا لکھوں؟

شب ستم کی داستان لکھوں؟....۔روز آنسوؤں کی روشنائی سے درد تحریر کرتا ہوں .... حروف کی تلوار میں دھار ہی نہیں کہ دل نوجواں پر اثر کرے....

میلاد النبی ﷺ کے جلسے، جلوس اور محافل کو سوشیل میڈیا پر دیکھتا رہا....

آج کی اس تحریر میں میلاد کے مخالفین سے تو مجھے کچھ نہیں کہنا) سوائے اس کے کہ تمہاری حد سے تجاوز مخالفت برائے مخالفت نے اس جہالت کو مزید پروان چڑھایا

میں تو حیران ہوں تم سب یہ کیسے کر لیتے ہو؟

کیسے نبی کریم ﷺ کی نافرمانی کو نیکی سمجھ بیٹھے ہو........

خواتین کیوں آتی ہیں جلوس دیکھنے؟

یہ چراغاں میں مرد وزن کا اجتماع کیوں؟

یہ میوزیکل نعتیں کیوں؟

یہ ڈی جے پر بے ہنگم رقص کیوں؟

اب تو سنیوں نے ہرے رنگ کا ذوالجناح بھی بناڈالا

راستوں کو بند کرنا..... تجاوزات یہ سب کیا ہے؟

یہ بدعات و حرام کاموں کے لیے اس مبارک مقدس دن کا انتخاب....

لنگر کے نام پر رزق کی بے حرمتی.....جو دین تمہیں چلنے پھرنے کے آداب بتاتا ہے ....جو دن میں پانچ مرتبہ صف بندی سکھاتا ہے....جو آداب رسالت ﷺ کو عین ایمان کہتا ہے....جو بتاتا ہے اس امت کو.....

آداب تلاوت .... آداب نعت .... آداب محافل،.... آداب نقابت .... اور آداب خطابت کیا ہیں؟

اس کی محافل میں ادب و احترام کا فقدان نہیں، قحط پڑا ہوا ہے........

ان محافل میں تو ادب و احترام پر مشتمل رنگ و نور کی ایسی برسات ہوتی ہے کہ اغیار کی آنکھیں چندھیا جاتیں.....ان مقدس محافلوں کے نتیجے میں تربیت کا ایسا اہتمام

ہوتا کہ ہر عاشق رسول ﷺ کے وجود کی خوشبو عالم دنیا کو پیغامِ اسلام دے رہی ہوتی.... علمی وفکری مذاکروں سے علمی پیاسوں کے لیے سامانِ راحت ہوتا.... نسلِ نو کو جرات و بہادری کا وہ پیغام دیا جاتا کہ عالم کفر لرز جاتا....۔ان کی تعلیم تربیت کا ایسا سامان کیا جاتا کہ مخالفین میلاد اپنی انگلیاں دانتوں سے کاٹ لیتے........

سیرت النبی ﷺ کا دور ہوتا ہے........ سیرت النبی اور اسلامی کتب تقسیم کی جاتیں........

ہائے افسوس !کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

ہم مقصد سے بہت دور نکل گئے.... ذریعے کو مقصد بنالیا

معذرت!!!!تم میلاد کے دشمن ہو.....

اس وقت ضرورت اس بات کی ہے امت کو دلائل میلاد سے زیادہ آداب میلاد کی تربیت فراہم کی جائے....

سوال تم سے بھی ہے....

افغانستان میں خودکش بم دھماکہ.... کس نے کیا؟

نگاہوں نے یہود و نصاریٰ کی جانب دیکھا تو وہ سفاکی سے مسکراتے ہوئے کہنے لگے اپنے کلمہ گو مسلمانوں سے پوچھو یہ ان کا کام ہو گا ہم تو میلاد کی مخالفت و موافقت کرتے ہی نہیں .....۔شرک و بدعت کے فتوؤں نے آگ لگا دی امت میں .... امت لہولہان ہوگئی مگر اس کو سمجھ نہیں آئی .... لاشوں کو دیکھ کر بھی مسلک پرستی کی پرستش میں فرق نہیں پڑا....

میلاد منانے کے طریقے پر ضرور اختلاف ہو سکتا ہے مگر میلاد منانے سے انکار نہیں ہو سکتا۔

آؤ !عہد کریں!!!!!!

کہ میلاد مصطفےٰ ﷺ کو آئندہ سال ادب واحترام کے ساتھ منائیں گے.....۔اس میلاد النبی ﷺ کو موثر بنائیں گے ....نکہتِ علم و نور کی ایسی برسات ہو گی کہ برسوں ہمارے وجود خوشبوئے اسلام سے مہکیں گے۔

لوگ تمہیں بدل دیں

اس سے پہلے کہ لوگ تمہیں بدل دیں خود کو بدل لو

اگر آپ اندھے عقیدت مند ہیں تو اس تحریر کو پڑھے بغیر ڈیلیٹ کر دیجیے۔

میری یہ تحریر شاید آپ پر گراں گزرے.....

عالم اسلام میں اہلِ علم کی امین اہلسنت والجماعت کیا ختم ہونے جا رہی ہے؟

ہمارے معتقدین، محبین اور مریدین)گرچہ صرف چند لوگ ہیں)جب کسی کو گالی دینے پر آتے ہیں تو اگلی اور پچھلی سات نسلوں تک حساب چکا دیتے ہیں.....۔اس معاملے میں اپنے اور پرائے کی تمیز سے بھی ہم نکل چکے ہیں.....لعنت ملامت کا سلسلہ تو اس طرح جاری ہوتا ہے جیسے ہم نے اس کی پوری انڈسٹری لگائی ہوئی ہے۔

میرے مضمون کو پڑھنے کے بعد جو دل چاہے کہیے پر مجھے چند سوالات کے جواب دیجیے....

ایک منٹ!!!!!ایک منٹ!!!

میرے یہ سوال ہیں کس سے؟

اگر!

آپ خود کو کسی بھی سطح پر اہلسنت کا رہبر، رہنما یا لیڈر سمجھتے ہیں....

آپ اسٹیج پر بیٹھنے کے شوقین ہیں....

آپ ریلی اور جلوس کے قائدین اور منتظمین میں شمار ہوتے ہیں....

آپ کسی مدرسے کے مہتم ہیں....

یا پھر آپ مسجد کے خطیب، شعلہ بیان مقرر یا پر اثر مبلغ ہیں....

یا آپ میلاد النبی ﷺ منانے والی کسی تنظیم کے سربراہ اور کارکن ہیں....

تو........ میرے یہ سوالات آپ ہی سے ہیں۔

سوادِ اعظم اہلسنت کا علمی حال بے حال کیوں ہو چکا ہے؟

جنہیں آپ بد عقیدہ کہتے ہیں ان کے مکتبوں پر مکتبے کھل رہے ہیں.... نت نئے موضوعات پر ان کے ہاں کتب چھاپی جا رہی ہیں.... ایک ایک ایڈیشن ہزاروں میں بلکہ لاکھوں میں چھپ رہا ہے۔

آپ کے ہاں مکتبے بند ہو رہے ہیں مکتبہ رضویہ کراچی بالآخر سانسوں کی روانی جاری رکھنے کے لیے آدھا مکتبہ بند کر کے اسپورٹس شاپ کھولنے پر مجبور ہو گیا۔

ان کے مدارس میں بچوں کی تعداد بڑھ رہی ہے آپ کے ہاں........؟

آپ بس شعلہ بیانی دکھایئے

ربیع الاول پر خرافات کے ساتھ میلاد پوری عقیدت واحترام سے منایئے جو آپ کو ترجیحات کی طرف متوجہ کرے اس پر فتوے لگایئے.... لیکن اپنے مسلکی مخالفین کی

طرح کتابیں نہیں چھاپیں.... مکتبے نہیں کھولیے گا....لوگوں کو علم کی جانب متوجہ نہیں کیجیے گا....

آپ کے ہاں اگر دعوتِ اسلامی نہیں ہوتی تو اب تک آپ کا وجود اس دنیا سے اٹھ چکا ہوتا....(گرچہ دعوت اسلامی کا جتنا فوکس مدنی چینل پر اس سے کہیں زیادہ ان کا کتب پر ہونا چاہیے اور اس تحریر کے توسط سے میں یہ پیغام بھی دینا چاہوں گا اسلام کے لیے آپ کی خدمات اظہر من الشمس ہیں لیکن آپ کو اپنی اشاعتی ادارے کی جانب اور بھی کہیں زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے)

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

آخری سوال مجھے معلوم ہے بہت گراں گزر رہی ہے یہ تحریر

بہت شان سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس منایا

بس یہ بتائیے آپ اب تک جامعۃ الرشید کے مقابلے میں جامعۃ الرضا کیوں نہیں بنا سکے؟

مقابلہ ہر میدان میں کیجے.... خود کو اور قوم کو فریب میں مبتلا مت کیجیے........

میرے واعظ! میرے مبلغ! میرے رہبر! میرے رہنما! میرے خطیب! میرے امام! اور میرے نوجوان!!!!

دھرنے ریلیاں ضرور کیجیے قوم کی تعمیر کا بھی کچھ سامان ہونا چاہیے ....۔ جلسے جلوس کیجیے لیکن علم کی ترویج و اشاعت کون کرے گا؟....

سوال کیجیے اپنے آپ سے!!!!

آپ مدرسے کے مہتمم ہیں کیا آپ کے مدرسے میں کوئی عالیشان لائبریری ہے میں صرف مجددیہ نعیمہ کی لائبریری کے بارے میں کہہ سکتا ہوں کہ مفتی محمد جان نعیمی صاحب نے شاندار لائبریری بنائی ہے کیا یہ ہمارے، ہمارے لیے لائق تقلید نہیں؟

آپ مسجد کے خطیب ہیں کبھی آپ نے لوگوں کو کتب بینی اور مطالعہ کی جانب راغب کیا؟

کیا آپ اپنی مسجد اور مدرسے میں لائبریری بنا سکے؟

کیا آپ کے مقتدی حضرات صاحبِ مطالعہ ہیں؟

آپ صرف اسٹیج پر بیٹھ کر تصویریں کھنچوانے کے خواہش مند ہیں یا عملی میدان میں کچھ عملی کام کرنے کی بھی خواہش ہے آپ میں؟

ریلیوں میں، جلسوں میں، جلوسوں میں گلہ پھاڑ کر آپ صرف تقریریں کر سکتے ہیں یا اس دور میں جب غامدیت، سیکولرازم، لبرل ازم اپنی تمام تر سفاکیت کے ساتھ آپ کی نسل نو کو نگل رہا ہے کو کوئی تریاق بھی فراہم کر سکتے ہیں؟

اور ہاں آپ !!!! لاکھوں روپوں سے بڑے بڑے پروگرام کرنے والے میلاد آرگنائزر !!!!شہر کو دلہن بنا دینے والے عاشقانِ رسول ﷺ آپ کو اس بات کی مبارکباد کہ آپ منافقوں کو تو خوب بتاتے ہیں کہ ہم میلادی ہیں کیا کبھی آپ نے علم کی ترویج و اشاعت کر کے عالم کفر کی بھی خبر لی کہ ہم اہل علم بھی ہیں؟ کیا کبھی جا کر کسی اہلسنت کے مدرسے میں پوچھا تمہارے پاس اساتذہ کو دینے کے لیے تنخواہ ہے ؟.... کیا تمہارے پاس بہترین لائبریری ہے؟.... کیا تمہارے پاس بچوں کے لیے کمپیوٹر لیب ہے؟....

اور اے کمیٹی والو!!!! صرف یہ ہی بتادو کیا کبھی اپنی مسجد کے خطیب سے پوچھ مولانا
! آپ کو کون سی کتابوں کی ضرورت ہے؟
لاکھوں روپے کا لنگر کھلانے والے صاحبِ ثروت لوگو! کبھی آپ نے مارس کے طلبہ
اور اساتذہ میں کتب کا لنگر بھی کیا؟
اس سے پہلے کہ لوگ تمہیں بدل دیں خود کو بدل لو

میلاد النبی ﷺ کیوں؟

درویش پوچھنے لگا: ہر سال میلاد کیوں مناتے ہیں ہم؟
کبھی سوچا؟....
یہ جاننا بہت ضروری ہے ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟ بارہ ربیع الاول بنیادی طور پر
کیا ہے؟
۱۲ ربیع الاول رسول اللہ ﷺ سے تجدید عہد وفا کا دن ہے....
سنو سنو!!! یکدم درویش نے آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا
مجرم بخش دیے جاتے ہیں باغی نہیں........ باغی مت بن جانا اللہ کے نبی ﷺ کا
.... باغی مت بننا
باغی کی گردن کٹتی ہے.... باغی کو پھانسی لگتی ہے....
میں نے درویش سے پوچھا: اللہ ورسول ﷺ سے بھی کوئی بغاوت کر سکتا ہے؟
ختمِ نبوت ﷺ کی تبدیلی کیا ہے؟ ناموسِ رسالت ﷺ میں تبدیلی کیا ہے؟
یہ بغاوت ہے، بغاوت ہے.... بغاوت ہے.... درویش کی آنکھوں میں جلال اتر آیا۔

دیکھو دیکھو!!!! میری نگاہ سے دیکھو اس منظر کو.... درویش کی نگاہیں خلا کو چیر رہی تھیں۔

یہ محفل دیکھو.....یہ جلسہ دیکھو.....

اس میں انبیاء تشریف فرما ہیں.....ان میں سیدنا آدم علیہ السلام بھی ہیں تو اللہ کے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام بھی ہیں موسیٰ کلیم اللہ اللہ بھی عیسیٰ روح اللہ بھی ہیں.... آدم تا عیسیٰ علیہم السلام سبھی تو موجود ہیں۔

اہل نور کی محفل.... اللہ کے پیاروں کی محفل....

لیکن بات کیا ہو رہی ہے؟ بیان کیا ہو رہا ہے؟ بتایا کیا جا رہا ہے؟

سُنو سنو!!!!

عہد لیا جا رہا ہے.... وعدہ لیا جا رہا ہے.... درویش کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ آنے لگی تھی۔

میں نے درویش کو مسکراتے دیکھا تو پوچھا: باباجی کس سے عہد لیا جا رہا ہے۔

انبیاء سے لیا جا رہا ہے.....درویش کی مسکراہٹ گہری ہوتی چلی گئی۔

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا

میں نے پوچھا: عہد کیا لیا جا رہا ہے؟

تم بھی سُنو!!!! ہاں ہاں تم بھی سُنو!!!!! عظمتِ مصطفےٰ ﷺ کا تذکرہ ہو رہا ہے۔

لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔

کیا سمجھے؟ محبوبِ خدا کسی نبی کے زمانے میں تشریف لائیں ان پر ایمان لانا

کس سے کہا؟ انبیاء سے

پھر کیا کہا: ضرور ضرور میرے محبوب کی مدد کرنا

دین اسلام کی مدد کرنا..... محمد عربی ﷺ کے دین کی مدد کرنا.....اب سکہ صرف نبی کریم ﷺ کا چلے گا ختم نبوت کی بات ہو رہی ہے سمجھنے کی بات ہے....

دیکھو دیکھو! میرے نوجوان! اللہ کے نبی ﷺ کی مدد در حقیقت نبی کریم ﷺ کے دین کی مدد ہے کوئی ختم نبوت کے معاملے میں نقب نہ لگانے پائے جو بن سکے کرو

......

محفل ابھی بھی جاری ہے درویش کی آنکھوں میں چمک بڑھ سی گئی....

معلوم ہے اب کیا بات ہو رہی ہے؟

میں نے پوچھا بتایئے آگے کیا فرمایا جا رہا ہے؟

سنو سنو!!! آگے کہا جا رہا ہے۔

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ

فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟

خالقِ کائنات کیا فرمارہا ہے؟

کیوں تم نے اقرار کیا پھر مزید فرمایا جارہا ہے اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟

سب انبیاء فرمانے لگے۔

قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۱﴾

سب نے عرض کی، ہم نے اقرار کیا

سب انبیاء اقرار کر چکے ہیں.... محفل ابھی بھی جاری ہے....

قَالَ فَاشْهَدُوْا

فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ

اب ایک کو دوسرے پر گواہ بنایا جارہا ہے....۔ کہا جارہا ہے موسیٰ عیسیٰ پر گواہ ہو جاؤ ....۔ ابراہیم ہود کے گواہ بن جاؤ....۔ غرض سب ایک دوسرے کے گواہ بنادیئے گئے....

پھر مزید فرمایا:

وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۱﴾

اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

نوجوان ! اتنی سخت گواہی لیکن یہ گواہی کس بات پر ؟

لَتُؤْمِنُنَّ: تم ضرور ایمان لاؤ گے

بِهٖ: اس پر

وَ: اور

لَتَنْصُرُنَّہٗ: تم ضرور مدد کروگے اس کی۔

اب مدد کرنی ہے نبی کریم ﷺ کے دین کی..... ختم نبوت ﷺ اور ناموسِ رسالت کا تحفظ اور دفاع کرنا ہے۔

درویش کہتا چلا گیا..... مدد کرو ورنہ مدد نہیں کی جائے گی....

میلاد النبی ﷺ نام ہے یوم تجدیدِ عہد وفا کا........

العروة في الحج والعمرة

فتاویٰ حج وعمرہ

مؤلف

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلی جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارسِ حفظ وناظرہ (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

درسِ نظامی (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درسِ نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

تخصّص فی الفقہ الإسلامی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ الاسلامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالإفتاء

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالإفتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلہ اشاعت

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مُتقدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

کُتب لائبریری

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء کرام کے نادر و نایاب مخطوطات، عربی و اردو کُتب مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔

روحانی پروگرام

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ہر اتوار عصر تا مغرب ختمِ قادریہ اور خصوصی دعا۔ تسکینِ روح اور تقویتِ ایمان کے لئے شرکت کریں۔

النور اکیڈمی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت دینی و دنیاوی تعلیم کے حَسین امتزاج سے اپنے بچوں اور بچیوں کو مزین کریں۔ صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

درسِ شفاء شریف

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت خواتین کے لئے ہر پیر و منگل صبح دس سے گیارہ بجے درس ہوتا ہے جس میں شرکت کے لئے صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔